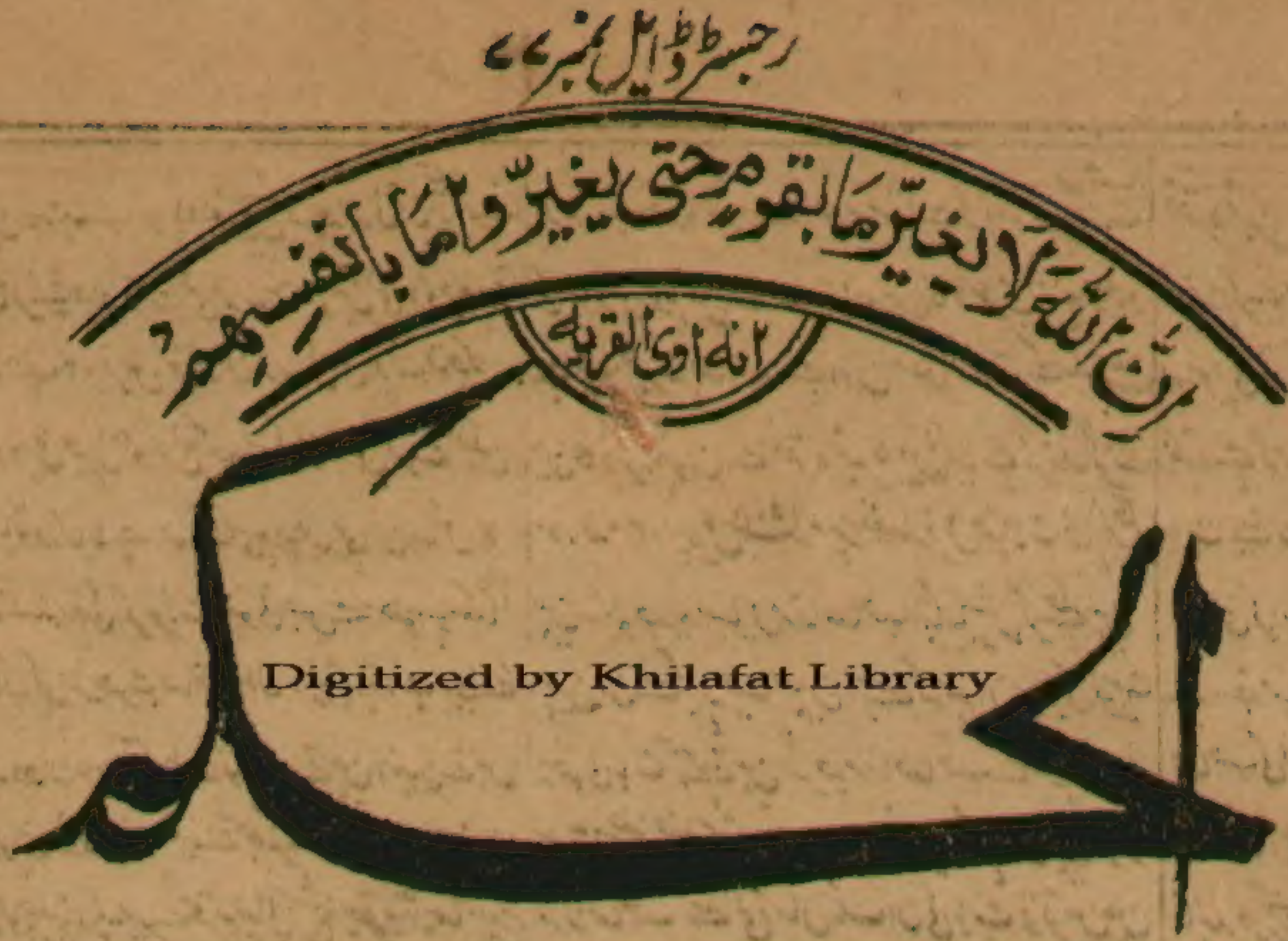


قیمت رمضان

- (۱) روزانہ الحکم کا اجرا۔ دارالامان کا ہفتہ اول
- (۲) تازہ الہامات دروفا۔ درخواست دعا
- (۳) حیرت کی حیرت۔ یعنی حضرت اقدس کی دینی
- (۴) تشریف آوری پر حضرت صاحب کی برائی میں مذمت
- (۵) سفر نامہ دینی۔ ایڈیٹر الحکم کا لکھا ہوا۔ ۳۵
- (۶) سلسلہ عالیہ کی ضروریات اور مہمات ۵-۶
- (۷) یادگار کربھی۔ استفسار اور ادوں کے جواب ۵
- (۸) رشید وفات حضرت مخدوم اللہ مولوی عبدالکریم ۹۵
- (۹) صاحب صفائی مرحوم مسطورہ مراسلات
- (۱۰) شاہی سیاحت۔ ۹ تا ۱۱
- (۱۱) ایک ضروری خط ۱۱
- (۱۲) طرطریان مدرسہ۔ چندہ بیسے والے احباب و بزرگین
- (۱۳) عید اگلی اور اظہار مروت کا وقت آگیا۔ ۱۲
- (۱۴) اشتہارات ۱۳-۱۴



چمگویم باتوگرانی جہاد قادیان بیبی دوائی شفا بی غرض دارالامان بی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراز احمدی

پیشگی قیمت کتاب

(۱) عوام سے ۵۰ (۲) خواص و معارفین سے ۷۵ (۳) ہندوستان کو باہر سے ۱۰۰ (۴) غیر مذہبیوں سے ۱۲۰ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے دو روپیہ بارہ آنے (۶) (۷)

نمبر ۱۴ قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۵ء مطابقت ۲۶ رمضان المعظم ۱۳۲۵ھ جلد ۹

روزانہ الحکم کا اجرا

وہ لوگ جن کے دل میں حکم کی خاص وقعت ہے اور اسے اپنی ضروریات زندگی کا ایک لائق جزو سمجھتے ہیں حکم کے روزانہ اجرا پر مست بخش اور عملہ انہیں پتہ چلے گا کہ جو اسید دلائی ہیں کہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۵ء تک مطلوبہ درخواستیں پوری ہو جائیں گی۔ ابھی تک جقدر درخواستیں آئی ہیں گوان کی تعداد کسی ہی کم ہو مگر اس حیثیت کے اجرا روزانہ کیلئے جقدر درخواستیں سر دست تجویز کی گئی ہیں انہیں صرف پچاس درخواستوں کی کمی ہے۔ گویا نصف درخواستیں آچکی ہیں۔ تو یہ کمی کی نہیں بلکہ اطمینان بخش ہے۔ میں اب روزانہ کی ضرورت اور مہمیت پر کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتا بلکہ قدردان و بزرگوار الحکم کو شکریہ کہ وہ اس قدر کوشش کر رہے ہیں جن حضرات نے ابھی تک اپنی درخواستیں نہیں بھیجی ہیں۔ بندہ بھی ۱۵ نومبر ۱۹۰۵ء کی صورت اور ترتیب کا اندازہ کر چکے ہیں۔ ۱۵ نومبر ۱۹۰۵ء کے الحکم کے ساتھ نمونہ کا ایک پرچہ منسلک کر دیا جائیگا کہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا اگر قوم نے پسند کیا اور اسکی خریداری اور اعانت میں تاہتہ بطایا اور درخواستیں پوری ہو گئیں تو انشاء اللہ العزیز اسکا اجرا ہو جائیگا والا جیسا میں نے پہلے ظاہر کیا تھا۔ میں اللہ تعالیٰ کے اس فضل و کرم کی وقت

دارالامان کا ہفتہ

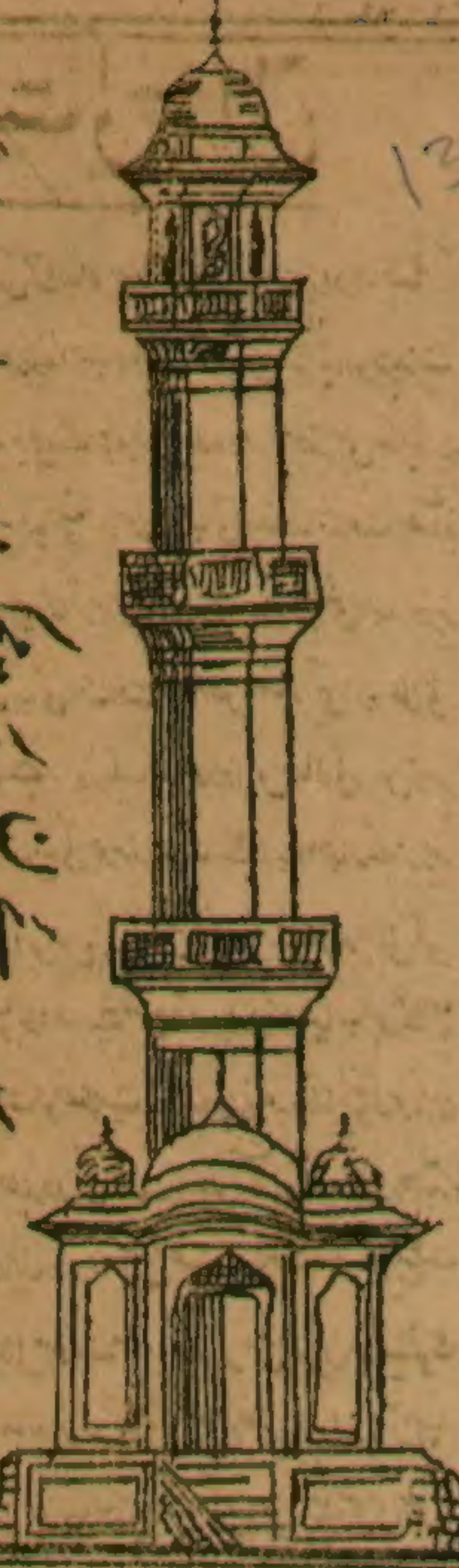
(۱) اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد علی صاحب دہلوی کے اہل بیت الحمد للہ چاہتے ہیں۔ (۲) حضرت حکیم الامت کی صفت ہی نسبتاً اچھی ہے اور وہ بدستور خدمت دین و اشاعت کلام میں ہیں۔ (۳) مولوی عزیز بخش صاحب بی۔ اے ریکارڈر و کیرٹریئر غازی خان رح ال و عیال سعادت اندوز حضرت ہوتے ہیں۔ انکی طبیعت کسی قدر ناساز ہو گئی تھی۔ الحمد للہ اب اچھے ہیں۔ (۴) ایسا ہی چودہری غلام احمد صاحب ہے۔ اے انسکریٹر و لکچرجات ایک ماہ کے لئے رخصت ہو کر بیان آنے

تازہ الہامات دروفا

۱۹ نومبر ۱۹۰۵ء۔ کبیل میں لپیٹ کر صبح قبر میں رکھ دو۔ ایک روایا میں دیکھا کہ سانپ نے سیری ایڑی پر کاٹا ہے مگر اس سے کوئی زخم اور درد نہیں ہوا۔ خفیف سا خون نکلا ہے۔ والد صاحب مرحوم تھے اسے دیکھا ہے تو علاج بھی بتایا ہے اور جو کچھ فرمایا ہے اسکا مفہوم یہ ہے کہ کوئی نگرانی بات نہیں۔ ۲۰ نومبر ۱۹۰۵ء۔ ابی معلق یا ابن دسول اللہ ترجمہ ۱۱۰ میں تیرے ساتھ ہیں۔ اے رسول اللہ کے بیٹے۔ (۲) سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں۔ حج کرو۔ علی الدین واحد۔ چند روز ہوئے۔ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو روایا میں دیکھا۔ پہلے کچھ باتیں ہوئیں۔ پھر خیال آیا کہ یہ تو فوت شدہ ہیں۔ آؤ ان سے دعا کریں۔ تب میں نے ان کو کہا کہ آپ میرے واسطے دعا کریں۔ کہ میری اتنی عمر ہو کہ سلسلہ تکمیل کے واسطے کافی وقت مل جائے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ تحصیل دار۔ میں نے کہا۔ یہ آپ غیر متعلق بات کرتے ہیں جس

درخواست دعا

۱۔ ماسٹر عبد الحق صاحب سابق سب پوٹا ماسٹر پٹنور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ۲۔ ماسٹر عبد الرحمن صاحب لوسلم مصنف انشاء اللہ عرصہ سے بیمار ہیں ان کے لئے دعا کی جاوے۔ ۳۔ ایڈیٹر الحکم کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جاوے۔ ذمہ داریوں کے لدا کر لے کی توفیق دے۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اور ذات سے ہے اور یہ یاد کر کے کہ آج ہم نہ بھٹی کی سال گرومنار ہے ہیں۔ یہ جڑان کی خاص مسرت کا باعث ہوگی۔ اور نہ بھٹی یقین ہے۔ کہ یہ بڑی جماعت میرے ساتھ یہ دعا کرنے میں شریک ہوگی کہ یہ دن سالہا سال تک آتا رہے۔

Digitized by Khilafat Library

حضور و بعد بہادر کی سیاحت

و بعد بہادر بمبئی میں

الگزٹڈ راکودی سے دیر رائل ہائینس سید ہے رائل بمبئی ایکٹ کلب کو چائے نوشی کے لئے گئے آئرل سٹریٹ چیمبر میں اور سٹروالٹرننگ آئریری سکرٹری نے استقبال کیا۔ پارٹی میں ہزار کسٹمی گورنر اور لیڈی ایسٹبل بھی تھیں۔ دیر رائل ہائینس نے کلب میں ایک گھنٹہ صرف کیا۔ اور یار کشارڈ کا سینڈ سٹے۔ اور ان لوگوں سے باتیں کرتے رہے۔ جن کو شرف باریابی حاصل ہوتا تھا۔ ہم اکی شام کو ڈنر کے بعد دیر رائل ہائینس ٹائیکالکلب کے جلسہ سال میں شریک ہوئے۔ آراستہ ایسی اعلیٰ پیمانہ پر کی گئی تھی کہ کلب کی معمولی عمارت پر ہی خانہ بن گئی تھی۔ کلب کے دروازہ پر روشنی کا ایسا انتظام تھا کہ درختوں اور جہازوں میں بھی بتیان لگی ہوئی تھیں۔ ایک خوبصورت شامیانہ بھی طیار کیا گیا تھا۔ بال کے کمرہ کی دیواروں پر ایسے نقش و نگار سے آراستہ کیا گیا تھا کہ طلائی کام کا شبہ ہوتا تھا۔ دیر رائل ہائینس کیلئے ایک ڈرائینگ روم خاص طور پر تیار کر کے اسے فرانسیسی وضع پر سجایا گیا تھا۔ کلب کے احاطہ میں شامیانے اور مسقف روشن تیار کی گئی تھیں۔ جن میں دو ہزار سے زیادہ چینی قندیل اور بے شمار چھوٹی بتیان روشن تھیں۔ ۱۴ نومبر کو گورنمنٹ ہاؤس میں ہزار رائل ہائینس نے سٹراسٹینگ ولیم ایجنسی اور سٹریٹ ہربرٹ جارج جمل کشن پولیس کو کھنے دیئے سٹریٹ جیک اور سٹریٹ کریم بھائی ابراہیم کو بھی تحفے عطا ہوئے۔ اس موقع پر ہزار کسٹمی گورنر بھی موجود تھے ہزار رائل ہائینس نے پرائیویٹ طور پر شہر کے حسب ذیل ۵ سربراہان اور لوگوں کو شرف باریابی بخشا۔ سرجسٹ جی جی بھائی۔ سٹریٹ جیٹس بدرالدین طیب جی بہنڈا رکڑ۔ سٹریٹ۔ ایم ملاہاری اور سرفیروز شاہ مہتہ۔ اس کے بعد ہزار رائل ہائینس کے راج کمار کالج

مجموعہ سے منسوب کیا گیا ہے۔ اور تمام بڑے بڑے شہروں کی طرح جن کا دار تجارت پر ہے۔ بمبئی پر بھی مختلف حالتیں گذری ہیں۔ اور آپ کی میونسپل تاریخ ہماری سلطنت کے بہت سے دوسرے شہروں سے مشابہ۔ جن کی میں نے سیر کی ہے آپ کی سرسبز کے زمانہ میں آپ کو ایسی عمارتیں اور دوسری چیزیں مل گئی ہیں جن پر آپ بخوبی فخر کر سکتے ہیں۔ لیکن آپ کی آبادی بھی بہت بڑی ہے۔ اور آپ اب راہ عقلندی ایسے مسائل کی جانب متوجہ ہو گئے ہیں۔ جو مغرب میں ہمیں مصروف کئے ہوئے ہیں۔ یعنی وسیع گلیاں اور صحت بخش حرفی مقامات۔ سٹریٹ میں! میں آپ کی اور تمام ان لوگوں کی جو بمبئی کی بہبود کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ترقی مٹنی ہوں۔ میرے خیال میں اس سے زیادہ فیاضانہ کوئی کام نہیں ہے۔ کہ کوئی شخص اپنے شہر کی ترقی کے لئے کچھ کرے۔ اس قسم کے سفر دن میں جیسا اب پرنس کو اور مجھے درپیش ہے۔ ایک نقص ہے۔ تمام چیز دیکھنے کا وقت بہت مختصر ہوتا ہے۔ جو لوگ ہمارے استقبال میں شریک ہوئے ہیں۔ ہم انہیں فرد افراد نہیں بنا سکتے۔ کہ ہم کتنے ممنون ہیں۔ مجھے اپنے والد اور اپنے گدشتہ فرمانروا آپ کی پہلی ملکہ قہرہ سے ہندوستان اور ہندوستانیوں کی محبت و راتلتہ ملی ہے۔ عنوان شباب ہی سے اپنے ہندوستان کے نام کو مہربانی و فاداری ملا اور بہادری جیسے اوصاف سے منسوب کیا ہے اور مجھے ذرا بھی شک نہیں ہے۔ کہ ابتدائی خیالات آئندہ چند ماہ کے تجربہ سے قوی و مستحکم ہو جائیں گے۔ جیسا کہ ہم چاہتے ہیں ہم آپ کی کل انسٹیٹیوشن بہنیں دیکھ سکتے۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ ہندوستان کے دیگر حصوں میں اسی قسم کی دوسری انسٹیٹیوشنوں کا کچھ حال معلوم کر سکیں گے ہم دونوں کو امید ہے کہ ہم اپنے ساتھ وطن کو نہ صرف ہندوستانیوں کی ہمدردی اور محبت بلکہ ہندوستان کی ضروریات اور مسائل کے ساتھ بڑی ہوئی دلچسپی بھی لجا سکیں گے۔ اور مختلف سرکاری و غیر سرکاری برائش و ہندوستانی طبقوں سے واقفیت پیدا ہو جائے گی جو خدا کے فضل سے ایک ہی مقصد کے لئے کام کر رہے ہیں۔ یعنی ہندوستان کی بہبودی اور اس کے باشندوں کی خوشی و خیر میں ملک نظم سے آپ کی اس وفاداری اور عقیدت مندی کا ضرور ذکر کروں گا۔ جو آپ کو ان کے تاج

کے الفاظ با این ہمہ فصاحت جو کچھ آج ہم بیان دیکھتے ہیں۔ اس سے ہماری ہم جنس رعایا کو جو سلطنت کے دوسرے حصوں میں ہیں۔ مطلع نہیں کر سکتے۔ نہ وہ ہندوستان کے اس عظیم الشان مغربی بندر کے باشندوں کی جو اس شاندار رسم میں شریک ہیں۔ کوشش اور عقیدت مندی کو کیا حق سمجھ سکتے ہیں۔ ٹھیک ۴۰ سال ہوئے۔ کل کی بات ہے۔ میرے پیارے والد ملک عظم ہی جگہ کے قریب کھڑے ہوئے فرمانر ہے تھے۔ کہ ہندوستان دیکھنا میرے لئے خواب و خیال نہ تھا۔ یہی کیفیت میری اور پرنس کی تھی۔ اور جس طریقہ سے آپ اور آپ کے رفقاء ان خوابوں کو معرض ظہور میں لائے اسکے لئے ہم آپ کے دل سے ممنون ہیں۔ اس طرح اپنے پدر بزرگوار کے نقش قدم پر چلنے میں ہم اس رسم کو پورا کرتے ہیں جو انہوں نے قائم کر دی ہے۔ اور جو میں یقین کرتا ہوں۔ نسلا بعد نسل دہرائی جاتی رہے گی۔ مجھے امید ہے۔ بلکہ یقین ہے۔ کہ وہی بحث آمیز دلچسپی اس بڑے ملک کے ساتھ جو ہندوستان آنے سے میرے والد کے دل میں پیدا ہو گئی تھی۔ اور اس کے بعد سے کبھی زایل نہیں ہوئی۔ وہی ہمیں حاصل ہوگی اگر اس وسیع سلطنت کے مختلف ممالک کے سفر کے دوران میں پرنس اور میں باشندگان ہند کی ہمدردی اور عقیدت مندی حاصل کر سکیں تو ہم اس سفر کا جس کا ہمیں موقع ملا ہے۔ نتیجہ پائیں گے۔ چار سال ہوئے ہر میسجی کی ماوراء النہر قلمرو کو جو قابل یادگار اور خوش نصیب بنا گئی تھی۔ اس کی یہ آخری منزل ہے۔ اگرچہ اس شہر میں ہم بالکل اجنبی ہیں لیکن آپ کی کوششوں اور کامیابیوں کے متعلق ہم نے بہت کچھ پڑھا اور سنا ہے۔ مغربی ہند کا صدر مقام اور ایسا بندر جو نیکی حیثیت سے جو اس مشرقی براعظم اور یورپ کو ملاتا ہے۔ بمبئی کو شاید ہر دوسرے مشرقی شہر سے زیادہ اپنے آپ کو زبانہ حال کی ضروری زندگی کے مطابق کرنا پڑا ہے۔ اسے اپنے درجہ کے مطابق رہنا پڑا ہے۔ اور خوشنما اور دلکش سرزمین کا دروازہ ہونے کی حیثیت سے یہ درجہ کسی قدر ہماری ہے لیکن اگر میں سمندر کے مختصر اثر اور جو کچھ بیان دیکھ رہا ہوں اس سے اندازہ کروں۔ تو بمبئی نے اپنے احسانات میں کی نہیں کی۔ علاوہ اپنی عمارت کی خوبصورتی اور قدرتی فوائد کے اسے تجارتی سہولتوں اور لاکھ باشندوں کی صحت اور بہبودی کا خیال ہے۔ میں خوش ہوں۔ کہ نئی گودی اور پہلی بڑی گلی کو جو کٹی توسیع شہر نے تعمیر کی ہے

ازسے۔ سیر بیون کے نیچے افسران اسٹاف جمع تھے۔ جن میں صوبے نامور سر رہا باب سنگہ آئریری کرنل امپریل کیڈٹ کور تھے جو وقت ہزار رائل ہائینس نے ہندوستان میں قدم رکھا۔ سر رہا باب سنگہ نے مناسب طریقہ سے سلام کیا۔ اس کے بعد چند منٹ تک حضور ملی عہد بہادر نے اپنے اسٹاف سے گفتگو کی۔ اس کے بعد میں لارڈ کرزن دیر رائل ہائینس ولید کی کرزن وہ سیر بیون پر چڑھ کر بندر کو روانہ ہوئے۔ جہاں اعلیٰ حکام ان کا انتظار کر رہے تھے۔ ہزار رائل ہائینس اسٹیف ایڈریل کی مختصر سی سفید گرمیوں کی وردی پہنے ہوئے تھے۔ سر رہا آئریری خود ہاتھ مارف نمائشی چیز ستارہ ہند کا فیتہ تھا۔ ہزار رائل ہائینس کی پوشاک بھی بالکل سادہ تھی۔ اور وہ اندرین آرڈر کا تمیز زیب تن کئے ہوئے تھیں۔ ہزار رائل ہائینس کی صحت نہایت اچھی معلوم ہوتی تھی اور بحری سفر کی وجہ سے وہ اور بھی قوی ہو گئے تھے۔ اعلیٰ احکام اور ہندوستانی والیاں ریاست پیش کئے گئے۔ اس کے بعد رائل پارٹی میونسپلٹی کا ایڈریس لینے کے لئے دوسری جانب متوجہ ہوئے۔ ایڈریس سرفیروز شاہ مہتہ نے پڑا۔ جس کا جواب ہزار رائل ہائینس نے صاف اور گونجنے ہوئے الفاظ میں دیا جنہیں سب لوگ سن سکے۔ ہر سینے کے بعد دیر رائل ہائینس معر جلوس شہر میں ہو کر گورنمنٹ ہاؤس کو روانہ ہوئے۔ سڑکوں پر دور دورہ جم غفیر تھا۔ لوگ نہایت خلوص کا اظہار کر رہے تھے شہر کی سجاوٹ اعلیٰ پیمانہ پر تھی۔ ۱۲ بجے رات کے حضور ولسرے اگور کو روانہ ہو گئے۔

حضور و بعد بہادر کی پہلی تقریر

۹۔ نومبر کو بمبئی میونسپل کارپوریشن کے ایڈریس کا ہزار رائل ہائینس پرنس آف ویلز نے جو جواب دیا تھا۔ اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ سٹریٹ سٹینڈ اینڈ ٹھٹلین آف دی میونسپل کارپوریشن آف بمبئی! آپ نے ارزاہ لطف و مہربانی پرنس آف ویلز کا اور میرا جو چیز مقدم کیا ہے اس کے لئے میں آپ کا نہایت صدق دل سے ممنون ہوں۔ آپ نے جوان کے یہاں ہونے کا ذکر کیا ہے اس سے ہم دونوں نہایت موثر ہوئے ہیں۔ درحقیقت وہ ان سواحل پر قدم رکھنے کے لئے پہلی پرنس آف ویلز ہونے پر نازان ہیں۔ آپ کے ایڈریس

ایک ضروری خط

میر ایک اجیلہ لاکھم خدمت چودہری غلام احمد صاحب
رئیس کا تہذیب گاہ نے روزانہ کے متعلق مجھے ایک خط لکھا
ہے جو کم از کم میں جانتا ہوں کہ حکم کے ناظرین ضرور
پڑھ لیں۔ بحالات موجودہ آخر میں چودہری صاحب
مجھے روزانہ کے اجراء سے روکا ہے لیکن ناظرین سمجھ
سکتے ہیں کہ کیوں؟ اسلئے میں امید کرتا ہوں کہ
چودہری صاحب کا یہ خط نہایت غور سے ناظرین حکم
پر مبنی کے مصلحتوں کی طرف توجہ دینے والے
جو ضروری ہیں وہ چودہری صاحب کے لئے ایک ملکہ
جوش اور قوم کے لئے دل میں درد رکھتے ہیں میرا
سالی میں انہوں نے قطع ہوشیار پوری احمدی جماعت
کی ضرورت کرنے کیلئے خود سفر کیا۔ جزا ہم اللہ حسن الخیر
ایڈیٹور

حامد اومصلیٰ - میرے کرم شیخ صاحب -
اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - اپنے اخبارات کے
میں بعض صاحبان کی پر زور تحریر کیا کہ روزانہ
کے بارہ میں دیکھی ہے۔ اور جناب کی ستودہ خواست کے
آپ نے آمادگی معلوم ہوئی ہے۔ اس معاملہ میں میری جو کچھ
ناقص ہے اسکو بھی ظاہر کر دینا اسلامی اخوت کا فرض
سمجھتا ہوں۔ اس امر سے تو انکار نہیں ہو سکتا کہ
اس اخبار نے اسلام کی اشاعت اور اہل
اسلام کی ہدایت میں نہایت سعی اور جانفشانی
سے کام کیا ہے۔ اور احمدی جماعت کے لئے
خصوصاً اسکا وجود نہایت ضروریات میں ہے
لیکن اب کوئی دینا اور ایسا بیانہ برقیام کرنا دو بالوں
پر منحصر ہے۔ آپ کی ہمت اور قوم کی مدد۔ پہنچے امر کی
نسبت تو ہم کو کوئی غلام نہیں۔ اور آپ کو بڑی آسانی
سے روزانہ چلا سکتے ہیں۔ اب رادوسرا امر ہے سارا دار
دار ہے۔ اس میں پہلے یہ بات دریافت طلب ہے کہ ہمارا
جماعت ایسی قوم بن گئی ہے کہ دینی کاموں کو نہایت غور
نیت اور دلی جوش کے ساتھ سب سے پہلے سر انجام دے سکے
میں اپنے علم اور تجربہ سے کہہ سکتا ہوں کہ ہنوز دلی دوست
کہنے کو تو احمدی جماعت کی تعداد لاہور تک پہنچ گئی ہے
لیکن اگر حضرت اقدس کے ارشاد اور ہدایات کے بموجب
جا تو اگر دلاکھ میں دہزار سچے احمدی اور سچے موعود کی
تیم ہوں تو بہت بڑی تعداد ہے اور یہ کہ ہر ایک کے دل
مگر جو کہ قوم کے لئے کام میگزین انگلستان مدرستہ ادب
پڑے ہیں۔ اور ہفتہ وار اخبار حکم نے بھی مناسبتاً مذکور
نہیں کی تو ہماری امید اور یہی کہ روزانہ کی تحریک پہنچ جاتی
ہے۔ ہماری جماعت میں بہت ایسے باثروت اور مول آدمی
موجود ہیں۔ کہ اگر وہ صرف الہی احکام کی تعمیل کی طرف توجہ دین
اور اپنے مال کو کو ادا کر کے قوم کے لئے کام باسانی
حل ہو سکتے ہیں۔ مگر ان کے دلوں پر سچی تعلیم نے پورا اثر

سے روانہ ہو کر لندن بازار ہوتے ہوئے گول
سڑک سے قلعہ میں جا میں گئے۔ راستہ میں سے
تمام راجگان و درسا شامل جلوس ہون گئے
وہاں سے جلوس ضلع کی بکری کے سامنے سے
ہوتا ہوا انارکلی بازار میں جا چکا جہاں میونسپل
کمیٹی ایڈریس دیا۔ اسی شام کو لارنس ہال میں
صوبے کے شرفاء کی ملاقات ہون کی۔ ۲۹ نومبر
کو والیان ریاست سے ملاقات ہوئی اور دوسرے
کوشا زادی صاحبہ ڈفرن ہسپتال معاہدہ کرینی
رات کو شالامار باغ میں جلسہ ہو گا۔ ۳۰ نومبر
کو والیان ریاست سے ملاقات باز دید ہوئی اور
دوسرے کو پچیس کلچ تشریف لیجا میں گئے رات
کو ضلع کے انگریزوں کی طرف سے جلسہ ہال دیا
جاوے گا۔ یکم دسمبر کو میدان اجہا میں امیر
سروس ٹروپس کا ملاحظہ ہو گا۔ اور دوسرے کو
لیڈی ریلو از صاحبہ دعوت دین گی۔ شام کو
چوہری کے قریب آتش بازی ہوگی اور رات کو
۱۰ بجے حضور موصوف پشاور کی طرف روانہ
ہوں گے۔

برہما کا پروگرام

برہما کے لئے شاہی سیاحت کا مکمل پروگرام
حسب ذیل ہے -
رنگون میں پبلک داخلہ ۱۳ - جنوری روز شنبہ
وقت ۸ بجے سچ میونسپل ایڈرس - منتقل
وگوریا۔ پارک بوقت ۱۲ بجے شام شریک
شاہی ضیافت ۸ بجے شام -
یکشنبہ :- نماز اور شوئی ڈیگن پیگوڈا کی سیر
دو شنبہ :- ۱۱ بجے صبح ٹیک یا رڈ کی سیر -
گارڈن پارٹی میں شرکت - چیل اور ڈیوڑی
پارک میں ۱۲ بجے شام کے روشنی کا معاہدہ
مانڈے کو پراٹیوٹ روٹ ۱۱ بجے شام -
سہ شنبہ :- مانڈے میں پبلک داخلہ ۱۲ بجے
شام میونسپل ایڈریس -
چار شنبہ :- صبح کو میل - ارلکان پیگوڈا اور
رنگون بازار کا معاہدہ چار بجے شام کے گارڈن
پارٹی - اور کشتوں کی دور - گیارہ بجے شام
پراٹیوٹ روٹ -
پنجشنبہ :- سارا دن دریا کی سیر میں صرف ہو گا۔
جمعہ :- پونگی میں مرغابی کا شکار -
شنبہ :- پردم میں پراٹیوٹ دو دو - رنگون
۱۲ بجے صبح کے پہنچ جائیگے - یکشنبہ کو ۸ بجے
صبح کے مدراس کو پراٹیوٹ طور پر روانہ
ہو جائیں گے۔

راجکوٹ کے بائیں کناروں سے ملاقات کی
جن میں پرنس رنجیت سنگھ بھی ہیں شام کو شہر
مندرا انسان کی سیر کا وقت تھا۔ لیکن اس کے
لئے ضروری تھا۔ کہ سویرے روانہ ہوں۔ اس
لئے ویرا پل ہسپتال سے دوپہر کے خیال سے
وہاں جانا ملتوی کر دیا۔ اور اسکی بجائے کشتی میں
سوار ہو کر بندر گاہ کا گشت کیا۔ اس موقع پر
مسٹر ایف ساوہنول پاپیر سینیٹر ڈاک ماسٹر
ویرا پل ہسپتال کے ارشاد کے بموجب پیش
کئے گئے۔ اور انہوں نے مسٹر پاپیر کو مٹی کے
تیل کی کشتی میں آگ لگ جانے کے وقت بہادر
دکھانے پر مبارکباد دی بعد ازاں جنگی جہاز پر
ڈنر تناول فرمایا۔ اور اپنا بندر سے بی بی سی
آئی - ریلوے سے اندرون ملک کے پہلے سفر
پر روانہ ہوئے۔ ایک کثیر انعداد گروہ نے
خیر باد کہا۔

۱۲ کی شب کو شہر میں نہایت اعلیٰ پیمانہ
پر روشنی کا انتظام تھا۔ یہی میں ایسی روشنی اور
روشنی چیل پہل گئی نہیں ہوئی تھی جس سے
تمام پہلے نظارے منظر کے تھے تمام پبلک
عمارتیں رشک عروس بنی ہوئی تھیں۔ گورنمنٹ
ماؤنس ہزاروں رنگارنگ بتیوں سے بقم نور نظر
آتا تھا جو گلیاں نسبتاً تنگ ہیں۔ ان میں روشنی
ایک سمت سے دوسری سمت تک مسلسل ہو گئی۔
اور روشنی کی جہت بن گئی تھی۔ بندر گاہ میں
تمام جہازوں پر برقی روشنی تھیں۔ یہاں
پر تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ آتش بازی چھوٹ رہی
ہے ہزاروں کی تعداد میں تماشائی قرب جوار
سے آگئے تھے۔ پولس کا انتظام ایسا عمدہ تھا
کہ باوجود اس بہتر بہار کے کسی قسم کی بد مزگی
نہیں ہوئی۔ جلوس ۶ بجے شام کے نکلا تھا۔
لیکن عام نگاہیں آدھی رات گزر گئے پر بھی اس
دلچسپ نظارے سے سیر نہیں ہوئی تھیں۔ اور یہ
معلوم ہوتا تھا۔ کہ سارا شہر گہروں سے نکل
پڑا ہے۔

ولیعہ صاحب کا پروگرام لاہور

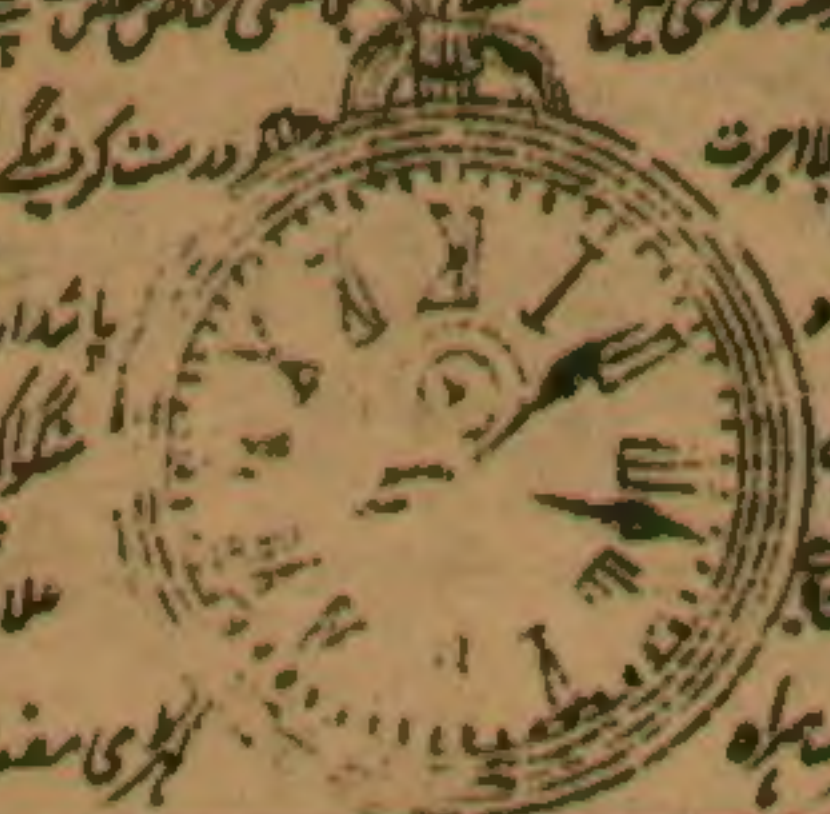
جسٹس آمدہ گورنمنٹ پنجاب سے معلوم ہوا ہے کہ حضور
پرنس آف ویلن بہادر ۲۸ - نومبر کو ۸ بجے دن کے
وقت لاہور تشریف لائیں گے۔ ہزاروں نابالغ
گورنر صاحب پنجاب و افسران و درسا کے خیر مقدم
کرن گے اور ۲۸ خاندانی مستورات حضور پرنس
آف ویلن کا خیر مقدم کرن گی۔ ران بعد حضور پرنس
ویرننس آف ویلن مومناہی جلوس کے پیش

کیا خداوند تعالیٰ نے اسلام کی امداد کے لئے ہر ایک کو بہت اچھا زمانہ
عطا فرمایا تھا۔ اگر ہم میں اسلام کی سچی محبت ہوتی تو دنیا میں اسلام
کی امداد ہوتا جتنا ہمیں - تو سارا پورا اہل حق ہے کہ اسلام کی اشاعت
اور حفاظت کے جو حکم احکم الحاکمین نے اپنے رسول کے ساتھ لکھے
تھے انکی ایفا کا یہی وقت ہے اور اس شخص کی موت پڑے
ہو کر مگر موجودہ مسلمانوں کی قوم وہ قوم نہیں ہے جو خدا کے
ان وعدوں کے ایفا کا ذریعہ بن سکے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل
سے کوئی اور ایسی بر جوش اور باہمت قوم اسلام کو عنایت فرما
دیگا جو خدا کی مشاہدہ کو پورا کر سکے اور ایسی صاحبین ضرورت
تین قسم کی ہوتی ہے۔ ضروری - نہایت ضروری - اور ضروری
ہم نے اشد ضروری کام غیر ملکیوں میں اسلام کی اشاعت کا ہے
جو نہ پورے ملک میں ہو سکتا تھا سو اسکی اشاعت حسب
تقدیر تک ہی ہمت نہیں ہوگی۔ دوسرے نہایت ضروری کام
ہمارے لئے یہ ہے کہ مسلمانوں کی قوم کے بچوں کے لئے ایک
مدرسا بنایا جائے اور کوئٹہ دار مسلمان بنکر ہوشیار دینا دار بن سکتا تھا۔
سو اسکی جو کچھ حالت ہے وہ بھی آپ کو شہد نہیں ہے۔ تیسرے
ضروری کام میں انگلستان و اجرات و تصنیف کتاب کام
ہے سو ان تینوں کاموں کو ذرا سرسری نظر سے ملاحظہ فرما کر آپ
حکم کو روزانہ جاری کر دیں۔ میری رائے میں آپ ہرگز سرگز
ارادہ نہ فرمادیں اگر آپ ایسا کریں گے۔ تو حیران الفاظ کو حقائق
سے یاد رکھیں کہ آپ نقصان اٹھائیگے۔ آپ اسی ہفتہ وار
کو ہی ترقی دینے میں سی کرتے رہیں۔ اور اسکی کیوں کے
پورا کرنے کی کوشش کریں۔ و ما علینا الا البلاغ
آپ کا سچا خیر خواہ غلام احمد

خواب سیر جاگو - آنکھیں کھولو

اور دیکھو کہ مندرجہ ذیل گہرا کس قدر دان پر فروغ کرے۔ ابھی
اگر آپ نے گہرا نہ فرمیں تو ہر ایک پریدہ کے صاحبان جلدی گہرا
خریدیں۔ یہ بہر ایسا بہترین موقع ہے۔
اسکی اسکوپ سسٹم وایج کارٹی - اس قیمت میں
اگر بڑی عمر کا شخص میں
دیکھو کہ کتنے
بہت کم قیمت میں
بہت کم قیمت میں
بہت کم قیمت میں

نکل سکی سسٹم وایج کارٹی سال قیمت ۱۲ روپیہ علاوہ محصول
یہ بڑی کلاسی پر مبنی جاتی ہے اس سے ہر دورے نہایت
اور پائیدار میں
میں جتنی ہی لگ رہے۔ بہت کم قیمت میں
نہیں بڑھتی۔ قیمت چار روپیہ علاوہ محصول -
لے کا بنے فیچر جدید یہ طریقہ لکھتے ہیں ہر لاہور



طرشیاں مدرسہ

چار پانچ سال کا عرصہ ہوا کہ مجلس منتظمہ تعلیم الاسلام لاہور سکول قادیان کے ایک تجویز پر منقرضہ مدرسہ شاہی کی ترقی میں جس میں سہری کی شہرہ نامہ ہوا۔ مدرسہ کی ادائیگی اور کوئی خدمت رکھی گئی تھی۔ اور مجلس کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ بہت سے مسلمانوں کا فیصلہ اجلاس طرشیان میں ہوا کہ گاہے گاہے ایک سالانہ رپورٹ سب ٹریشیوں کی خدمت میں بھیجی جائے گی۔ مگر بعض امر کی وجہ سے نہ کوئی اجلاس طرشیان ہوا اور نہ ہی انہی کے باتیں پر عمل درآمد ہوا۔ اجلاس طرشیان اب بعض احباب اور بزرگوں کی تحریک سے دوبارہ اس تجویز کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اور طرشیان کا اجلاس آخری ایام دسمبر میں ہوگا جس پر تمام امور کا فیصلہ ہوگا کہ مجلس طرشیان کے کون کون سے عہدہ دار ہونے چاہئے۔ اور اس کے کیا قواعد ہونے چاہئیں۔ اور اس میں احباب کی شمولیت کس طریق پر ہونی چاہئے اور کون کون سے حقوق یا ذمہ داریاں اسکو مدرسہ کے متعلق حاصل ہونی چاہئیں۔ بالفعل اس میں صرف وہ احباب شامل سمجھے جاویں گے جنہوں نے بچوں کے سرکل پر جو تنظیمیں مدرسہ اور بعض دیگر احباب کی طرف سے شائع ہوئی تھیں۔ پانچ روپیہ ماہوار چندہ دینا منظور کیا ہے۔ آخر میں تمام احباب سے یہ پیری استدعا ہے کہ جو صاحب توفیق ہوئے انکو ایسے مشورون میں ضرور شامل ہونا چاہئے تاکہ مدرسہ کا استحکام دن بدن بڑھے اور اسکی حالت رو بہ ترقی ہو اور تمام احباب کو اس مدرسہ میں ایک غیاثی پیدا ہو کر وہ اپنے اپنے یا اپنے دوستوں اور اقارب کے بچوں کو سیکرٹری بھروسہ حصول تعلیم کی کوشش کریں۔ کیونکہ یہی ایک بات ہے جس سے مدرسہ سے وہ پورا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے جسکے حصول کے لئے اسے قائم کیا گیا ہے۔

اسی اثناء میں یہ بھی تحریک کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ سرکل پر میں ہی ظاہر کیا گیا تھا کہ علاوہ طرشیان کے ایک گروہ معاونین مدرسہ کا ہوجاؤ جس میں وہ تمام لوگ شامل ہوں جو اب تک یہ ماہوار چندہ دے سکتے ہوں اور اسکو بھی بذریعہ رپورٹ کے وقتاً فوقتاً حالات آمدنی و اخراجات مدرسہ سے اطلاع رہے۔ اور وہ ہسکی بہتری کی تجویز سوچتے رہیں۔ اکثر احباب نے جن کے نام چھپی ہوئی گئی تھی۔ طرشی یا معاون ہونا منظور فرمایا ہے جنہوں نے ابھی تک اطلاع نہیں دی

وہ بہت جلد مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔ ابتداء میں یہ تجویز ہی کی گئی تھی کہ چونکہ خود بخود چندہ دینے میں بعض احباب سے تساہل ہو جاتا ہے اسلئے جو احباب خود بخود ماہوار چندہ بھیجئے گی ذمہ داری نہ اٹھا سکیں ان سے تجویز ہیشہ پر بذریعہ وی پی انکا ماہوار مقرر کردہ چندہ وصول کر لیا جاوے۔ بعد اس کے بعض دوستوں نے یہ کہا کہ وی پی کے لئے میں مفت کا نقصان مدرسہ کا ہوگا اور اس لئے وی پی کی تجویز کو مدتی کر دیا گیا تھا مگر ایک ہی مہینہ کے تجربہ نے بتا دیا ہے کہ وی پی کے ذریعہ وصولی مفید ہے۔ کیونکہ جب زیادہ چندہ جمع ہو جاتا ہے تو اسکا دنیا دشوار ہوتا ہے کہ خود بخود بعض وقت یا دہن رہتا ہے تو یا ایک ایسی تحریک ہوگی جس سے احباب کو اپنا مقرر کردہ چندہ وقت پر یاد آجایا کرے گا۔ اور اسکی ضرورت کو ہی وہ محسوس کر سکتے۔ بنابرین یہی تجویز کی گئی ہے کہ ماہوار احباب کے جو خودی چندہ بھیجئے گی ذمہ داری اٹھائے میں دیگر احباب سے بذریعہ وی پی چندہ وصول کر لیا جائے کہ یہ محفوظ اسلئے آخری وی پی کا انشاء اللہ بہت سے فوائد کا موجب ہوگا۔

آخر میں یہ التماس ہے کہ وی پی صرف اس لئے بھیجا جائیگا کہ بعض احباب نے خود اس طریق کو پسند فرمایا ہے کہ خود بھیجئے میں بعض وقت کس ہو جاتا ہے۔ اور بہت بقیہ جمع ہو جاتا ہے اور یہ عین موقع پر ایک تحریک ہو جاتا ہے کہ کسی دوست سے بالکراہ دیکر کچھ وصول کیا جاوے۔ پس وی پی کو جو احباب بالشرح صدر وصول فرماویں فرماویں ورنہ دفتر میں اطلاع دیدیں کہ وہ خودی بھیج دیا کریں گے اس کے نام وی پی نہ بھیجا جاوے۔

الراحمہ۔ محمد علی سکریٹری مجلس منتظمہ مدرسہ

چندہ بھیجنے والے احباب کو خبر کریں

۱) حضرت اقدس کے نام جو مئی آرڈر پر بھیجا جائے وہ ایسا ہونا چاہئے جو نقد خانہ یا عرفہ حضرت شاہی ذات خاص کیلئے ہو یعنی احباب کی مدت کار ہر ایک جگہ حضرت صاحب کے نام پر ایک ہی تفصیل دیتے ہیں کہ فلاں میں سنددار فلاں چندہ میں نقد جس کو حضرت اقدس کو تحفہ ہوتی ہے آپ کے اوقات کیلئے فضول حسابوں سے خالی ہوئے جائیں۔ اسلئے سوا اول مدت کے جیسا کہ ذکر اوپر ہوا احباب یہ بات متعلقہ نہیں بھیج کریں۔ یا اگر اٹھا بھیجا ہو تو بچائے

حضور علیہ السلام کے نام پر بھیجنے کے کسی دوسرے صاحب کے نام پر بھیج دیا کریں جسکو اس قسم کی تقسیم کی فراغت ہو۔

۲) مانی آرڈر کو بن عموماً خالی ہوتے ہیں یا اپنی ضروری باتیں نہیں ہوتیں مثال کے طور پر بیان کرتا ہوں کہ ابھی حضرت اقدس کی جانب سے چندہ کوپن آئے ہیں ان میں ایک کوپن پر یہ عبارت ہے چندہ لنگر عمر میکانین۔ مرسکین فنڈہ رکاج فنڈ نام اور بٹہ ندارد ہے اب اگر تقسیم کی جائے تو کس طرح اور کس صاحب کے نام پر روپیہ لکھا جاوے۔ ایک اور کوپن میں ہے کہ للہ اشاعت میکانین کیلئے بھیج جاتے ہیں نام عبدالمجید بی۔ لے درجہ ہے مگر بٹہ ندارد اول تو میکانین کا روپیہ براہ راست بنام منجر آنا چاہئے اب دوسری وقت یہ کہ سید کس کو بھیجیں ایک جس کوپن میں ہے چندہ لنگر ماہ التورہ و لوہار سال کی قبول فرمایا جاوے عاجز عطاء اللہ۔ رقم چندہ درج نہیں نہ کوئی تفصیل نہ فرسیدہ کا کوئی پتہ ہے۔ ایک اور کوپن میں درج ہے چندہ لنگر خانہ و مدرسہ اسلئے ارسال ہے مگر تفصیل نہیں کہ لنگر خانہ کا کس قدر ہے اور مدرسہ کا کس قدر اور کس کس مہینہ کا بہر نام درج ہے۔ پتہ ندارد۔ ایک کوپن بالکل خالی ہے غرضیکہ سو ایک کوپن کے کسی پر کچھ بھی نہیں کسی پر پتہ نہیں کسی پر تفصیل نہیں غرضیکہ ایسی صورت میں کوپن آئے ہیں کہ حساب کتاب مضامین بن سکتا۔ پس چندہ ہر ایک دوست جو چندہ بھیجے کوپن پر پوری رقم۔ اپنا نام اور پتہ بتفصیل کہ کس کس کا چندہ ہے کس ماہ کا ہے سب بتا کریں تا حساب صارفہ کے۔ الراحمہ۔ محمد علی

عید کی اڑھار مروت کا وقت

خدا کا شکر اور اسکی حمد کہ ابھی ہر ایک موقع پر خیر دیا گیا ہے عید الفطر قریب آگئی ہے یہاں لوگوں کی جہاں جو سابق باخیزات ہوئی ہوگی انکی جہاں سے اور خدا کی رحمت میں ہر ایک کے دل میں یہ خواہش اور آرزو ہو (آمین) کہ عید کی آمد ہو اور ہر ایک تحریک ہیشہ عزت اور قدر کی نظر کو دیکھی جائے گی۔ جو اب عید الفطر کے نام کوئی سال ہوگی یہی اوجلی طور پر اس تحریک کو شروع کیا تھا۔ ہر چند اس تحریک پر عمل ہوا ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ جس دور اور نظام کے ساتھ یہ عمل ہونا چاہئے ابھی تک وہ بات پیدا نہیں ہوئی اسلئے کہ عید الفطر کی تقریب ایک روپیہ تعلیم الاسلام سکول کی عام اغراض کیلئے سنبھال دیکر صرف عید کے اپنے اور لازم سمجھنے سے پس اس لحاظ سے اگر تین لاکھ کی جماعت میں کو پانچ ہزار آدمی ہی اس تجویز پر عمل کر لیتے تو عید میں کا عید فنڈ مدرسہ کی عام ضروریات کیلئے کسی حد چندہ کی ضرورت نہ رہنے دیتا۔ لیکن اس نہیں ہوا۔ اسلئے میں اپنے ناظرین کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس عید پر عید الفطر کی تکمیل کا حتیٰ عید

کر لیں اور اپنے گاؤں اور شہر کی جماعت کو خصوصاً ضرورت آگاہ کریں اور خود عید فنڈ کاروبار وصول کر کے امین مدرسہ کے نام بھیج دیں۔ انکم کے ابکھرا خریدار اگر پانچ پانچ دوسرے پھاٹیوں سے بھی عید فنڈ وصول کریں تو پانچ ہزار روپے دے سکتے ہیں۔ مگر اس کے لئے محنت اور توجہ کی ضرورت ہے۔ یاد رکھو کہ یہ مدرسہ اسلئے حضرت حق اللہ کے سلسلہ کی خاص اغراض میں کا ایک جزو ہے اسلئے اسکی تکمیل ان مقاصد کی تکمیل ہے۔ پس ایسے وقت جبکہ محض ذاتی آسائش اور خونیوں کیلئے بیسیوں اور صد ہا روپیہ خرچ کرتے ہو کیا اللہ تعالیٰ کے لئے ایک روپیہ بھی الگ نہیں کر سکتے؟

میں امید کرتا ہوں کہ اس عید پر آئے ہوئے عید فنڈ میں گزشتہ سالوں کی نسبت نمایاں ترقی ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔ اور قوم اس فنڈ کی تکمیل کے لئے پوری سعی کریگی۔

۱) کے علاوہ یہ بھی یاد رہے کہ صدر الفطر مسالین فنڈ کیلئے بھیجا جائے اور روپیہ بھیجتے وقت صدر الفطر اور عید فنڈ کی جدا جدا تفصیل کر دی جائے گا بلکہ ان کا جو کہ مسالین فنڈ کا روپیہ بالکل الگ رکھا جائے اور اسکی غرض کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹور

کیا آپ چاہیں آپکا مال دنیا محفوظ رہے؟

یقیناً کوئی شخص نہیں ہوگا جو اس امر کا خواہش مند نہ ہو کہ اسکا مال اسباب محفوظ رہے؟ حفاظت مال اسباب کے لئے آپ میری کارخانہ کے بنی ہوئے ٹریڈنگسٹاٹین بنکار یو ایٹریٹسٹکسٹریٹسٹ کیا ہے اور جو اپنی عمدی مضبوطی اور خوبصورتی کی وجہ سے سرحد پر ہی جاتے ہیں۔ لکڑی کے صندوقوں کے مقابلہ میں ٹریڈنگسٹریٹسٹ کے ہلکے اور بہر زیادہ مضبوط اور پائیدار نہ دیکھ کا خطرہ نہ آگ کا اندیشہ سفر میں ہر طرح سے آسانی کے ساتھ اسباب بند کر کے لے جاسکتے ہیں چونکہ یہ احمدی بہائی کا کارخانہ ہے اسلئے آپ اس میں کسی قسم کے تکلف اور ریاکاری کو انشاء اللہ نہ پائیں گے جو اصل کی تجارت کا جزو سمجھ لیا گیا ہے جو لوگ ٹریڈنگسٹریٹسٹ کی تجارت کرتے ہیں وہ اپنے شکرانہ کے تو ان کے ساتھ خاص رعایت بھی کی جائے گی مفصل فہرست درخواست کر کے کارخانہ سے منگواؤ۔ درخواست کرتے وقت قریبے ریلوی سٹیشن کا پتہ ضرور لکھو بلکہ بذریعہ قیمت طلب روانہ کیا جائے گی۔

نماہ درخواستیں بنام سرتی محمد دین احمدی مالک کارخانہ یونیورسل ورکس نیالکوٹ شہر کے نام ہونی چاہئے۔ فقط

حیرت کی حیرانی

مذکورہ بالا نام کی کتاب کا پہلا حصہ میرے عزیز اور اہل قلم
بھائی مولانا عزیز صاحب دہلوی نے شائع کیا تھا اور حضرت
عبد اللہ کے قلم دہلی کے ایام میں ہنگامہ دوسرا حصہ بھی شائع کیا
میں انہوں نے طے کر لیا کہ اس کتاب کی حقیقت اس وقت کے
بھی اور ہے۔ پھر پوری توجہ نہیں کی گئی۔ ہر آدمی شہساز
صاحب اس کتاب کی اشاعت سے محض خواہ الہی اور علاقہ
حق مقصود کرتا ہے۔ اور ایک کثیر تعداد میں سادگی اس زہر
کے حیران کیلئے شائع کی جو مزاج حیرت سے اپنے ہمارے ذریعہ
پہلے لیا گیا ہے اور میں یقیناً کہتا ہوں اور اپنے محرم بھائی کو
ہمارے بار دیتا ہوں کہ وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو گئے ہوں
میں احمدی جماعت کو خصوصیت کے ساتھ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ
کتاب کی متعدد جلدوں کی قیمت یا بطور اعزاز نقد بڑھ کر
کے پاس بچہ دین تاکہ وہ اس کی مفت اشاعت سلسلہ میں
دیکھ سکیں۔ بہر حال ہر وقت میرا مقصد اس مضمون پر ایک نوٹ
لکھنا ہے جو آج ۳۳ نومبر کی ڈاک میں منشی عبد العزیز صاحب
نے احکم میں شائع ہونے کو بھیجا ہے اگرچہ میں پہلے ہی اس
امر کا بڑے فخر کے ساتھ اعتراف کرتا ہوں کہ منشی عبد العزیز صاحب
لکھنا آتے دہلی سامنے کے کھلنے کے لئے خاص دل
دماغ دیا، مگر اس مضمون کو طرہ کر میری مرمت اور ناز اور
بھی بڑھ گیا۔ یہ مضمون انہوں نے مزاج حیرت کے پہلے حصہ
کے جواب میں لکھا ہے اور طرز اتفاقاً طے نہیں لگتا کیا ہے
کہ وہ حیرت جو آیت کی پنی ہی تحریر میں پیش کیا کرتے ہیں
انہیں انہوں نے کمال کر دیا ہے میں ان مضمون کو ذیل میں
درج کرتا ہوں۔ کاش مزاج حیرت آزاد اجتماع ملی کے مضمون
سے واقف ہوتا۔ اور وہ حق و باطل کے فیصلہ کا دلی خواہش
ہوتا تو ایسے مضامین اسی اجلاس میں چھاپنا اسکا ذوق تھا۔
کیا وہ اپنی آفاقی اور انصاف پسندی کا ثبوت سکتا ہے
اس مضمون کو اپنے اجلاس میں چھاپ کر؟ کسی نہیں۔
اپنے کسی بھی تہذیب کے ہر مضمون کو درج کرنا چاہیے۔

حضرت اقدس کی دلی تشریف آوری پر حیرت صاحب کی حیرانی میں اشتہار

ہوا وہ یہ کہ حیرت صاحب نے حیرت زدہ ہو کر کیم نور شہزادہ کے گزرتے
میں حضرت اقدس کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ حیرت صاحب کی دلی
کے حیران کی حقیقت کا یہ وہی طرح کو حیرت کی حیرانی ہے
اٹھ کر ثابت کر دیا ہے کہ اس قسم کی حرکات حیرت صاحب کی
معمولی باتوں میں شامل ہیں۔ ایک تمام شاہرہ قوم کو یہ
بھد دیگے چیلنج سے چلے ہیں اور جب کسی نے ان کی حرکات
پر توجہ کی تو حیرت کی اور بے بنیاد باتیں ان کی طرف منسوب کر کے
انکو اشتعال دلانے کی کوشش کی تاکہ کسی طرح وہ حیرت صاحب کی
طرف توجہ کریں لیکن حیرت صاحب کو مہذب نہ لگایا اور انکو قابل
خطاب نہ سمجھا تو ان کی دلی نظر ان کی نظر سے نکلا۔

ادبیت اور حیرت صاحب کے ذریعہ حیرت کی حیرانی
مشرع کر دینے کا قرار دیا جو ہم حیرت میں ہی دیکھ سکتے ہیں
حیرت صاحب کا یہ فرض تھا کہ ان رسائل کی طرف توجہ کر کے
کے وہ اپنی حیرانی کو رفع کرنے کی کوشش کرتے لیکن
ایسا کرنا تو درکنار اپنے اخبار کے کسی پرچہ میں ہی ان رسائل کا
اشعار لکھ کر ان کی کوجرات نہوئی جس سے معلوم ہو سکتا ہے
کہ انکا کیا کچھ اثر حیرت صاحب کے دل و دماغ پر ہوا ہے بجائے
اسکے کہ وہ ان رسائل کی طرف توجہ کرتے ہیں انہوں نے اس
موقعہ کو اپنی نمود کیلئے غنیمت سمجھ کر اسے سے حضرت
اقدس کو پہنچ دیا میرے محرم بھائی شہساز صاحب کیلئے
احکم نے اس حیرت کا مقول جواب دیکر خود مناظرہ کر نیکی
نے مستعدی ظاہر کی نیز جماعت دہلی نے بھی ایک اشتہار
کے ذریعہ حیرت صاحب کو جواب لکھا کہ خواہ شہساز صاحب سے اور
خواہ مفتی صاحب سے جو دونوں ایڈیٹر ان اخبار ہیں دیکھو
آپ کی مناظرہ کر نیکی حق رکھتے ہیں آپ مناظرہ کر لیں۔ اگر
حیرت صاحب کی غرض دراصل حق طلبی ہوتی تو سادگی کے
ساتھ مناظرہ کیلئے تیار ہوجاتے لیکن انہوں نے ایک اور
اشتہار جو اب شائع کر دیا جسکی چند باتیں غلط ہیں۔ اول
میں حیرت صاحب اشتہار کی اصل عبارت نقل کر دیتا ہوں
آسانی کی واسطے مختلف مقامات پر زبر لگا جاتا ہوں بد
ای سلسلہ سے جو وہ ایک فقرہ کے متعلق مخفی بحث
کر رہا تھا۔ تاکہ ناظرین آسانی سے حقیقت کو سمجھ لیں۔
حیرت صاحب کے اشتہار کی عبارت یہ ہے: (۱) میں نے یہ نومبر
کے گزشتہ گزشتہ میں یہ لکھا تھا کہ آپ احکم دہلی میں تشریف
لائے ہیں یہ موقع بہت اچھا ہے اسکا جواب آپ نے تو دیا
میں نے لیکن اپنے مرید کی طرف سے دلوا دیا اور نہ صرف جواب
(۲) بلکہ خلاف تہذیب بھی دلی حملے کیلئے دینے لگا کہ
مزاج حیرت جو اپنی شہرت اور نمود کے بڑے خداداد اور شہید
معلوم ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ (۳) حالانکہ میں نے اپنے
میں کوئی خلاف تہذیب بات نہ کہی تھی نہ انشاء اللہ اللہ
لکھو گا۔ (۴) آپ نے اپنے مرید سے خواہش
ایک طویل جواب لکھوا دیا جس کا سرز میر میر نے
نہر دی شریں بی بی کے لکھن اور لکھا کہ ملت و حیات مسیح
پر مغالہ ہو گا (۵) انہوں نے انہوں نے گزشتہ
میں میری گزشتہ تحریر میں نہیں دیکھیں میں ایسی بحثوں کو
محض لغو اور بیکار سمجھتا ہوں میرے طرف سے حضرت مسیح
ایک بار نہیں سو بابت ہو جائیں اس پر کچھ اصرار کا درود
نہیں ہے (۶) ان ایک شخص کو خواہ مخواہ مسیح ابن مریم
تسلیم کر لینا بحث طلب ہے۔

مذکورہ بالا حیرت زدہ خیالات پر اب میں غور و بحث کرتا ہوں
فقرہ نمبر ۱۔ حق و باطل کا لفظ زبان و قلم سے نکال دینے
کے لئے تو بہت آسان بات ہے لیکن سوال یہ ہے کہ آیا
حیرت صاحب ان الفاظ کے مفہوم کو سمجھنے کی بھی کوشش
اور تہائی ہے یا نہیں اور ان کو یہ بھی خبر نہیں ہے کہ ان
الفاظ کا کیا مفہوم ہے اور جب کہ میں ابی ثابت کے دیتا ہوں
ہرگز ان الفاظ سے بڑھ کر کیا بیان نہیں دے سکتا ہے۔

مذکورہ بالا فقرہ نمبر ۱ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر حیرت
کی ملا حق و باطل سے حضرت اقدس کا دعویٰ مسیح و عود
ہے لیکن حیرت صاحب اپنے ان اعتراضات کے سلسلہ میں
جن کا ذکر انہوں نے فقرہ نمبر ۱ میں کیا ہے گزشتہ گزشتہ
مورخہ ۳۴ مارچ ۱۹۵۵ء پر منسلک ذیل خیالات ظاہر کر چکے
ہیں۔ جو جدید مسائل میں صاحب ایک پیش کر چکے ہیں
میں ان سے کچھ بحث نہیں کیلئے کہ میں ان مسائل کو
معمولی بات سمجھتے ہیں اگرچہ مرزا صاحب کے حیران نے
بہت سی غلط فہمیاں میں ان مسائل میں لکھی ہیں اور
مرزا صاحب سے کسی سال تک ان کی بات تو تو میں میں
رہی۔ مگر ہمارے خیال میں وہ باتیں ایسی نہیں ہیں۔
جسکا ذکر بھی کیا جاوے ہم نہایت فراخ دلی اور خندہ
پیشانی سے ان معاملات میں مرزا صاحب ہی کو دگر
دیکھتے ہیں۔
مذکورہ بالا عبارت کے بعد حیرت صاحب دو نمبروں میں
وفات مسیح اور انکا تعمین مضمون ہونے کی بات دگر
دی ہے اور ان دو دگر یوں کے بعد نمبر ۲ کو اصلاح سے
مشرع کیا ہے۔

۱۔ تیسری بات یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنے کو ٹیل مسیح
کہتے ہیں اچھا تم تسلیم کرتے ہیں آپ ٹیل مسیح ہی جیسا
حضرت اقدس کی مرحوم امت کا سر فرشتہ ایسا ہی ہرگز
کے ہے اور ہو سکتا ہے پھر اگر مرزا صاحب ٹیل مسیح ہو گئے
تو کیا غضب ہو گیا میں اسکی تردید کیا ضرورت ہے۔
اب کوئی شخص اس بات سے انکار کر سکتا ہے کہ حق و باطل
کے مفہوم کو حیرت صاحب سمجھ ہی نہیں سکتے ہیں بلکہ
اس قسم کے الفاظ کی حد قلم و کاغذ تک ہی محدود ہے
ان حالات پر میں حیرت صاحب ہی کی کوشش سے پہلے
کہتا ہوں کہ وہ ایسا انداز کے ساتھ اس بات کا فیصلہ کرتے
ہیں کہ کسی معاملہ میں حق و فراخ دلی اور کشادہ خیالی
سے دگر کوئی بیاد اور اب میں اسکی کو باطل قرار دیتا ہوں
دلی اور کشادہ خیالی کی دلیل نہیں ہے اور کیا آپ کی یہ حرکات
ایڈیٹر احکم کے اور انکا دلی تصدیق نہیں کرتے جسکو
آپ نے لکھا ہے کہ وہ خلاف تہذیب ہیں اور فقرہ نمبر ۲
اور ۳ کے چیلنج ہیں۔

فقرہ نمبر ۲۔ حیرت صاحب گزشتہ حالات اس بات کی
مشہدات دے رہے ہیں کہ خلاف تہذیب الفاظ کے بغیر وہ
شکل سے کوئی سطر بھی لکھ سکتے ہوں جیسا کہ میں نے حیرت
کی حیرانی حیرت میں اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ یہ لکھا
میں نے کہ اخبار میں حیرت صاحب نے اس قسم کی امید دلائی
تھی کہ آپ کے مضامین جاری جماعت کے متعلق ہمارا بازو
شریفانہ الفاظ میں ہونگے لیکن جن الفاظ سے انہوں نے
اور حضرت اقدس کو یاد کیا ہے اور جنکی فہرست میں اسلئے
کے صفات ۲ و ۷ پر دے چکا ہوں اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ کوئی پھر بازو اپنے فن میں کامل اور پورا مشاق ہو
ہرگز ان الفاظ سے بڑھ کر کیا بیان نہیں دے سکتا ہے۔

فقرہ نمبر ۳۔ شیخ صاحب نے وفات مسیح کے مسئلہ کو
مقدم کرنے میں دراصل یہ حکمت بھی تھی کہ میان حیرت
نے اپنی ذاتی تحرات میں کسی جگہ بھی قطعی طور پر یہ نہیں
کہتا ہے کہ حضرت مسیح زندہ ہیں لیکن ترجمہ قرآن میں (جسکی
بات میں رسالہ حیرت کی حیرانی میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ
وہ کسی کرایہ کے آدمی کا کیا ہوا ہے کسی کرایہ کے آدمی
نے اپنے خیالات کو داخل کر دیا ہے ممکن ہے کہ وہ حیرت
صاحب کی نظر سے پوشیدہ رہ گئے ہوں۔ اسلئے ترجمہ
قرآن کی اصلاح ہو جاوے جس سے عوام الناس کو بھی
فائدہ پہنچ جاوے۔

فقرہ نمبر ۴۔ یہ انہوں سب سے پہلے حیرت صاحب
پر ہے اسلئے کہ ایڈیٹر احکم پر تو آپ گزشتہ تحریرات
نہ دیکھنے کی وجہ سے انہوں سے کہتے ہو لیکن تم کو خود
یہ پتہ نہیں ہے کہ میں پہلے کیا لکھ چکا ہوں جیسا کہ
اوپر دگر دے والے معاملہ میں اس بات کو بھی ثابت کر چکا
ہوں اور آپ کی تحریرات سے ہم اس قدر واقف ہیں کہ
آپ خود ان سے اس قدر واقف نہیں ہیں اور ان کا
حسن و قبح اچھی طرح سے سمجھتے ہیں دیکھا گیا
ہے۔

حیرت صاحب نے اپنے اشتہار کے اس مضمون کے
بعد جس میں میں بحث کر چکا ہوں اس بات پر زور دیکر
مضمون کو ختم کیا ہے کہ چونکہ یہ معاملہ مرزا صاحب کی
ذات سے تعلق رکھتا ہے اسلئے انہی کو بالمشافہ مجھے
گفتگو کرنی چاہیے۔ میان حیرت کا یہ خیال محض لغو
خالد حق سے کیا ہے نہ تو ہے کہ وہ اس قسم کی
قیدیں لگاتا ہے خصوصاً جبکہ دلی کے مختلف لوگ
برابر حضرت اقدس سے بالمشافہ سوال کرتے اور
جواب دیتے تھے اگر خود اور شہرت طلبی کا خیال آپ کے دماغ
میں نہ ہوتا تو آپ کو بھی ایسا ہی موقع دیا جاتا۔ لیکن جس
حالت میں کہ ہمارے پاس اس بات کے کافی ثبوت موجود ہیں کہ
آپ ان الفاظ سے خود کے اور کچھ بھی نہیں تو آپ خطا بکارنا
ہی نہیں تھا آپ خود خیال کریں کہ کسی تو مسیح عود ہو کر
آپ آسمان سے فرخ گزرتے کی حیرت پر اتارے میں کیا لکھا
آپ کو یہ بات کہ میں نے دہشت کے ایک ایک نقطہ سے
اپنے دعوے کی تصدیق میں کریں لیکن جب آپ کے اس قسم کے
خیالات کو مختلف پہلوؤں کو جانچ کر آپ کو یہ حیرت کیا جاتا
ہے تو بجائے اسکے کہ مقول طور پر کچھ بیان کر دے اور تو کی
طرح سے آپ کی طرف سے جواب ملتا ہے کہ مرزا صاحب
یا ان کے مریدوں کا دنیا نہیں آتا ہے وغیرہ وغیرہ۔
(اس پر حصہ اول میں میں مفصل بحث کر چکا ہوں۔)
آپ کی احوال کی وجہ سے آپ سے اعراض کرنا اور حضرت اقدس
کا آپ کو خود مخاطب نہ کرنا ضروری تھا یہ چند سطر میں
حیرت کے اشتہار کے جواب میں عام واقفیت اور فائدہ کے
واسطے لکھی ہیں اسلئے کہ اس باریک سیر کی خطا بطور
استفسار لکھتے ہیں۔ عبد العزیز میرا دلی دفتر نہر حیرت

سفر نامہ دہلی

ایڈیٹر الحکم کا لکھا ہوا

میں نے الحکم کی گذشتہ اشاعت میں عرض کیا تھا کہ اعلیٰ اشاعت سے سفر دہلی کا سفر نامہ شائع کرنا شروع کروں گا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں آج اس سلسلہ کو شروع کر کے قابل ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ میں اس کو ختم کر سکوں۔ آغاز کردہ ام تو رسالی بہ انتہا ایڈیٹر

حضرت اللہ مسیح موعود علیہ السلام کا تعلق دہلی سے

والسلام کے ان عظیم الشان نشانات میں سے (جو آپ کی تصدیق دعوے کے رنگ میں اللہ تعالیٰ نے ظاہر کئے ہیں) دہلی ہی ایک مظہر نشان ہے۔ میرے اپنے مذاق اور اعتقاد میں یہ سب ناکمل رہ جائیگا اگر اس نشان کا ذکر نہ کروں۔ اور یہی نشان حضرت اقدس کے تعلقات دہلی کا اصل باعث ہے۔

ممکن ہے بعض جلد باز طبیعتیں سفر نامہ میں کسی باتوں کا اندراج غیر ضروری یا باعث طوالت سمجھیں مگر میں اس کی پرہیزگار نہیں کروں گا۔ اس لئے کہ میری کتاب اللہ کی تلاوت اور تکرار عیشہ موسنین کے از دیاد ایمان اور اطمینان کا موجب ہوا کرتا ہے۔ اس سے ان کی امیدیں اللہ تعالیٰ پر وسیع ہوتی ہیں اور ان کے ایمان میں رسوخ اور جدت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس نشان کی شان کا بیان کرنا گو نہ معصیت ہے خود اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فخر کے ساتھ (جو احباب نعمت ربانہ فحدثا کے ماتحت ضروری تھا) اس نشان کو ظاہر کیا ہے۔ اور یہ ایک نشان ہنر بلکہ کئی نشانوں کا مجموعہ ہے اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ خود اعلیٰ حضرت ہی کے الفاظ میں ان کا ذکر کیا جاوے۔ دہنہا۔

موصوفہ تخمیناً اٹھارہ برس کا ہوا ہے کہ میں نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر چند آدمیوں کو ہندوؤں اور مسلمانوں میں سے اس بات کی خبر دی کہ خدا نے مجھے مخاطب کو کے فرمایا ہے کہ انا بشر لعل بغلام حسین۔ یعنی ہم تجھے ایک حسین لڑکا

کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ میں نے یہ الہام ایک شخص حلقہ نور احمد تیسری کوسنایا جو اب تک زندہ ہے اور بیعت میرے دعوے مسیحیت کے مخالفین میں سے ہے اور نیز یہی الہام شیخ حامد علی کو جو میرے پاس ہوتا تھا سنایا اور وہ دیندہ و دین کو جو آمد و رفت رکھتے تھے یعنی شریعت اور ملاوٹ ساکنان قادیان کو بھی سنایا اور لوگوں نے اس الہام سے تعجب کیا کیونکہ میری پہلی بیوی کو عرصہ میں اس سال سے اولاد ہوئی موقوف ہو چکی تھی اور دوسری کوئی بیوی نہ تھی۔ لیکن حافظ نور احمد نے کہا کہ خدا کی قدرت سے کیا تعجب کہ وہ لڑکا دے اس سے قریباً تین برس کے بعد جیسا کہ ابھی لکھا ہوں دہلی میں میری شادی ہوئی اور خدا نے وہ لڑکا بھی دیا اور تین اور عطا کئے۔ اس بیان کی تمام یہ لوگ تصدیق کرینگے۔ بشرطیکہ قسم نمونہ نمبر ۲ دیکر پوچھا جائے اور حافظ نور احمد سخت مخالف ہے مگر نمونہ نمبر ۱ کی قسم اسکو بھی سچ بولنے پر مجبور کر لی۔

تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گزرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعت السنہ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آج کل کوئی الہام ہوا ہے؟ میں نے اسکو یہ الہام سنایا جسکو میں کئی دفعہ اپنے مخالفین کو سنایا تھا اور وہ یہ ہے کہ بسکو و تیبک۔ جس کے یہ معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کئے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا ایک بکر ہوگی اور دوسری بڑھ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پورا ہو گیا اور اس وقت بے فائدہ تھا چارپرس اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔ میں نہیں یقین کر سکتا کہ مولوی محمد حسین جو جہد و عناد اور تعصب اس پیشگوئی کی نسبت اپنی واقعیت بیان کر کے لیکن اگر حلف مطابق نمونہ نمبر ۲ دیا جائے تو اس صورت میں امید ہے کہ سچ بول دے۔

تخمیناً سولہ برس کا عرصہ گزرا ہے کہ میں نے شیخ حامد علی اور ملاوٹ شریعت کھتری ساکن قادیان اور ملاوٹ اس کھتری ساکن قادیان اور جان محمد رحمتی ساکن قادیان اور بہت سے اور لوگوں کو یہ خبر دی تھی کہ خدا نے اپنے الہام سے مجھے اطلاع دی ہے کہ ایک شریف خاندان میں وہ میری شادی کوئے گا اور وہ قوم کے مسیحی ہوں

گئے۔ اور اس بیوی کو خدا مبارک کرے گا اور اس سے اولاد ہوگی۔ اور یہ خواب اون ایام میں آئی تھی کہ جب میں بعض اعراف اور اراض کیوجہ سے بہت ہی ضعیف اور کمزور تھا بلکہ قریب ہی وہ وہ زمانہ گزر چکا تھا۔ جبکہ مجھے حق کی بیماری ہوئی تھی اور باعث گوشہ گزینی اور ترک دنیا کے اہتمام تامل سے دل سخت کارہ تھا اور عیالدار کے بوجہ سے طبیعت متغیر تھی تو اس حالت پر ملاقات کے تصور کے وقت یہ الہام ہوا تھا ہر چہ بابر نوحہ و سے راہمہ ساہاں کہم یعنی اس شادی میں تجھے کچھ فکر نہیں کرنا چاہیے ان تمام ضروریات کا دفع کرنا میرے ذمہ رہے گا سو قسم ہے اس ذات کی جس نے ماہرین میری جان ہے کہ اس نے اپنے وعدہ کے موافق اس شادی کے بعد ہر ایک بار شادی سے مجھے سکندر رکھا اور مجھے بہت آرام پہونچا۔ کوئی باپ دنیا میں کسی بیٹے کی پرورش نہیں کرتا جیسا کہ اس نے میری کی۔ اور کوئی والدہ پوری ہشیاری سے دن رات اپنے بچے کی ایسی خبر نہیں رکھتی جیسا کہ اس نے میری رکھی۔ اور جیسا کہ اس نے بہت عرصہ پہلے براہین احمدیہ میں یہ وعدہ کیا تھا کہ یا احمد اسکن انت و زوجک المحدث۔ ایسا ہی وہ بجالایا۔ معاش کا غم کرنے کے لئے کوئی گھڑی اس نے میرے لئے حالی نہ رکھی اور خانہ داری کے مہمات کے لئے کوئی اضطراب اس نے میرے نزدیک آنے نہ کیا۔ ایک ابتلا مجھ کو اس شادی کے وقت یہ پیش آیا کہ باعث اس کے کہ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے اراض کا نشانہ رہ چکا تھا۔ اور دوسرے یعنی ذیابیطس اور

در دوسرے دوران سر قدیم سے میرے شاہ حال تھیں جن کے ساتھ بعض اوقات تشنج قلب بھی تھا اسلئے میری حالت مردی کا لوم تھی اور پیرا نہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی اسلئے میری اس شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا اور ایک خط جسکو میں نے اپنی جماعت کے بہت سے معزز لوگوں کو دکھایا ہے جیسے انویم مولوی نور الدین صاحب اور انویم مولوی برہان الدین وغیرہ مولوی محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعت السنہ نے ہمدردی کی راہ میرے پاس بھیجا کہ آپ نے شادی کی ہے اور مجھے حکیم محمد شریف کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ آپ باعث سخت کمزوری کے اس لائق نہ تھے۔ اگر یہ امر آپ کی روحانی قوت سے تعلق رکھتا ہے تو میں اعتراض نہیں کر سکتا کیونکہ میں اولیاء اللہ کے خوارق اور روحانی قوتوں کا منکر نہیں ورنہ ایک بڑے فکر کی بات ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی ابتلا پیش آوے۔ یہ ایک چہوٹے سے کاغذ پر رقم ہے۔ جو اب تک اتفاقاً میرے پاس محفوظ رہا ہے اور میری جماعت کے پاس کے قریب دوستوں نے بچشم خود اسکو دیکھ لیا اور خط پہچان لیا ہے اور مجھے اسید نہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب اس سے انکار کریں اور اگر کریں تو پھر حلف دینے سے حقیقت کھل جائیگی۔ عرض اس ابتلا کے وقت میں نے جناب الہی میں دعا کی اور مجھے اس نے دفع مرض کے لئے اپنے الہام کے ذریعہ سے دو اثن تلامذہ اور میں نے کشتی طور پر دیکھا کہ ایک فرشتہ وہ دو اثن میرے مونہ میں ڈال رہا ہے چنانچہ وہ دو اثن نے طیارگی اور اس میں خدا نے اس قدر برکت ڈال دی کہ میں نے دلی یقین سے

خود دیکھا: ہمارا خاندان جو ایک یاست کا خاندان تھا اس میں عادیۃ اللہ اسطرح ہوا ہے کہ بعض بزرگ دایان ہماری شریف سادات کی لڑکیاں تھیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے بعض الہامات میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس عاجز کے خون کی بنی فاطمہ کے خون سے آمیزش ہو اور حقیقت وہ کشت براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۰ کا جہنم لکھا ہے کہ میں نے دیکھا کہ میرا سر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مادر مہربان کی طرح اپنی ران پر رکھا ہوا ہے اس سے بھی یہ اشارہ نکلتا ہے۔ الہام سدر جبرائیل صفحہ ۹۰۰ میں یہ بشارت دی تھی سبحان اللہ و تبارک و تعالیٰ زاد مجدک ینقطع آجاءک و یبدء منک یعنی سب پاکیان خدا کے لئے ہیں جو نہایت برکت والا اور عالی ذات ہے اس نے نیری بزرگی کو زیادہ کیا اب سے تیرے باپ دادا کو کا ذکر منقطع ہوگا اور ابتداء خاندان کا تجربہ سے کیا جائیگا یعنی جسطرح ابراہیم علیہ السلام اپنے خاندان کا بانی ہوا ایسا ہی تو بھی ہوگا کیونکہ الہام میں بار بار اس عاجز کا نام ابراہیم رکھا گیا ہے جیسا کہ براہین صفحہ ۵۱۱ میں یہ الہام ہے سلام علی ابراہیم صافینا و نجیتنا من الغم۔ تقریباً فاذک فاختذوا من مقام ابراہیم مصلے۔ یعنی اے ابراہیم تجھے سلام ہم نے ابراہیم سے صافی محبت کی اور اس کو ہم سے نجات دی۔ ہم ہی اس بات سے خاص میں پس اگر تم مقام اصطفا چاہو ہو تو تم اس مقام پر اپنا قدم جودیت رکھو جو ابراہیم یعنی اس عاجز کا مقام ہے۔ امن

معلوم کیا کہ وہ پر صحت طاقت جو ایک پورے قدرت انسان کو دنیا میں ملتی ہے وہ مجھے دی گئی اور چار لاکھ کے بجائے عطا کئے گئے۔ اگر دنیا میں بات کو مبالغہ نہ سمجھتی تو میں آج تک اس موقع حق کو جو تجاویز رنگ میں جانشین کے لئے مجھے عطا کیا گیا ہے تفصیل بیان کرتا ہوں کہ ہمارے قادر قیوم کے نشان ہر رنگ میں ملے ہیں آتے ہیں اور ہر رنگ میں اپنے خاص لوگوں کو وہ خصوصیت عطا کرتا ہے جن میں دنیا کے لوگ شریک نہیں ہو سکتے۔ میں اس زمانہ میں اپنی کمزوری کی وجہ سے ایک بچہ کی طرح ہوتا ہوں اور اپنے تئیں خدا و طاقت میں پچاس ہزار کے قایم مقام دیکھا اس لئے سیرالین ہے کہ ہمارا خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

قریباً اٹھارہ برس سے ایک پیشگوئی ہے الحمد للہ الذی جعل لکم الصبر النسیب - ترجمہ - وہ خدا تجاویز ہے جس نے تمہارا رازداری کا تعلق ایک شریف قوم سے جو سید ہے کیا اور خود تمہاری نسب کو شریف بنایا جو رازداری خاندان اور سادات سے جو مرکب ہے اس پیشگوئی کو دوسرے الہامات میں اور بھی تقریب سے بیان کیا گیا ہے یہاں تک کہ اس شہر کا نام ہی لیا گیا تھا جو دہلی ہے اور یہ پیشگوئی سید سے لوگوں کو سنائی گئی تھی جن میں سے ایک شیخ محمد علی اور میان جان محمد اور بعض دوسرے حضرت ہیں اور الہامی ہندوؤں میں سے شریعت اور ملا والی شریکان ساکنان قادیان کو قبل از وقت یہ پیشگوئی بتلائی گئی تھی اور جیسا کہ لکھا تھا الہامی طور پر میں آیا کیونکہ میری سابق تعلقات قرابت اور رشتہ کے دہلی میں ایک شریف ہوئے خاندان سادات میں میری شادی ہو گئی اور یہ خاندان خواجہ میر درد کی لڑکی کی اولاد میں سے ہے جو شاہیر اکبر سادات دہلی میں ہے جسے جگہ سلطنت چغتائی کی طاقت سے بہت سے دیات بطور جاگیر عطا ہوئے تھے اور ایک اس جاگیر میں سے تقسیم ہو کر اس خاندان کے تمام لوگ جو خواجہ میر درد کے درگاہ میں اپنے اپنے حصے پاتے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ یہ خاندان دہلی جس گمادی کا مجھے تعلق ہے صرف اسی وجہ سے فضیلت نہیں رکھتا کہ وہ الہامیت اور ہندی سادات ہیں بلکہ اس وجہ سے بھی فضیلت رکھتا ہے کہ یہ لوگ دختر زادہ خواجہ میر درد ہیں اور دہلی میں یہ خاندان سلطنت

چغتائیہ کے زمانہ میں اپنی صحت نسب اور شہرت خاندان سادات اور نجابت اور شرافت میں ایسا مشہور رہا ہے کہ اسی عظمت اور شہرت اور بڑی خاندان سادات کی وجہ سے بعض لوگوں نے ان کو اراکین دین جیسا کہ ریاست لوہارو کا خاندان - بعض یہ خاندان اپنی ذاتی خوبیوں اور نجابتوں کی وجہ سے اور نیز خواجہ میر درد و دختر زادگان ہونے کے باعث سے اسی عظمت کی نگاہ سے دہلی میں دیکھا جاتا تھا کہ گویا دہلی سے مراد اپنی عزیزوں کا وجود تھا۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد جمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو مہمانی روح اپنے اندر رکھتا ہو گا اگلے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لائے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان لوگوں کو جن کی میرے ماتہ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پیلا دے۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ بطرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری بیوی جو آئندہ خاندان کی مان ہوگی اس کا نام نصرت چہان بیگم ہے۔ یہ تفاعل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میری نسل میں ہی اسی کی پیشگوئی محقق ہوئی ہے سو اس میں وہ پیشگوئی محقق ہے جس کی تفریح برابن احمدیہ صفحہ ۴۹۰ و صفحہ ۵۵ میں موجود ہے۔ اور وہ الہام ہے سبحان اللہ شادک و تبارک و تعالیٰ زاد محمد بنی باری و عید منک نصرت بالرب و بحیثیت بالصدق امیھا الصدق نصرت و قالوا لک حای مناص۔ میں اپنی ہمارے کھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نامی سے تمہارا ہواؤں گا۔ وہاں ایک مذہب ریا پر دنیا کے لوگوں کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کر لے گا اور بڑے زور اور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اور عربی الہام کا ترجمہ یہ ہے کہ تمام ہاکیان خدا کے لئے ہیں جو بڑی برکتوں والا اور علی ذات اس نے میری خاندانی بڑی کو میرے وجود کے ساتھ زیادہ کیا۔ اب ایسا ہو گا کہ آئندہ میرے باپ دادے کا ذکر منقطع کیا جائیگا اور ابتداء خاندان کا تہہ سے ہو گا جسے رعیت کے ساتھ نصرت دی گئی ہے اور صدق کے ساتھ تو اسے صدیق زندہ کیا گیا۔ نصرت

میرے شامل حال ہوئی اور دشمنوں نے کہا کہ اگر میری جگہ نہیں۔ اور مرد الہام کا خلاصہ ہے کہ میں اپنی قدرت کے نشان دکھاؤں گا اور ایک چمک پیدا ہوگی جیسا کہ بجلی سے آسمان کے کناروں میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس چمک سے میں لوگوں کو دکھاؤں گا کہ تو سچا ہے اگر دنیا نے قبول نہ کیا تو کیا حرج کہ میں اپنا قبول کر لوگوں پر ظاہر کر دوں گا اور جیسا کہ سخت حملوں کے ساتھ تکتہ پب ہوئی ایسا ہی سخت حملوں کے ساتھ میری سچائی ظاہر کر دوں گا۔ غرض الہام میں جیسا کہ نصرت کا لفظ واقع ہے اسی طرح میری خاتون کا نام نصرت چہان بیگم رکھا گیا جس کے یہ معنی ہیں کہ جہان کو فائدہ پہنچانے کے لئے آسمان سے نصرت شامل حال ہوگی۔ اور اردو الہام جو ابھی لکھا گیا ہے ایک عظیم الشان پیشگوئی پر مبنی ہے کیونکہ الہام یہ خبر دیتا ہے کہ وہ وقت آتا ہے جو سخت تذبذب ہوگی اور سخت امانت اور تحقیر ہوگی تب خدا کی غیرت جوش میں آئے گی اور جیسا کہ سختی کے ساتھ تذبذب ہوئی ایسا ہی اللہ تعالیٰ سخت حملوں کے ساتھ اور آسمانی نشانوں کے ساتھ سچائی کا ثبوت دیگا۔ اور اس کتاب کو پڑھ کر ایک مصنف معلوم کرے گا کہ یہ پیشگوئی کیسی صفائی سے پوری ہوئی اور الہام مذکورہ بالا یعنی الہام کہ الحمد للہ الذی جعل لکم الصبر والنسیب۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے تجھے ہر ایک پہلو اور ہر ایک طرف سے خاندانی بخت کا شرف بخشا ہے۔ کیا تیرا آبائی خاندان اور کیا دامادی کے رشتہ کا خاندان دونوں برگزیدہ ہیں یعنی جس جگہ تعلق دامادی کا ہوا ہے وہ بھی شریف خاندان سادات ہے اور تمہارا آبائی خاندان بھی جو بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے مرکب ہے خدا کے نزدیک شرف اور مرتبت رکھتا ہے۔

ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ جن سادات کے خاندان میں دہلی میں میری شادی ہوئی تھی وہ تمام دہلی کے سادات میں سے سیدی ہونے میں اول درجہ پر ہیں اور علاوہ اپنی آبائی بزرگی کے وہ خواجہ میر درد کے ہمراہ ہیں اور اب تک دہلی میں خواجہ میر درد کے وارث مقرب ہو کر خواجہ مدوح کی گدی اپنی کو لی ہوئی ہے کیونکہ خواجہ موصوف کا کچی لڑکا نہ تھا یہی وارث ہیں جو ان کی لڑکی کی اولاد ہیں اور ان کا سیادت

ہندوستان میں ایک روشن ستارہ کی طرح چمکتی ہے بلکہ سوچنے سے معلوم ہو گا کہ ان کا خاندان خواجہ میر درد کے آبائی خاندان سے بڑھ کر ہے کیونکہ خواجہ میر درد نے ان کی عظمت کو قبول کر کے انکے بزرگ کو لڑکی دی اور اس زمانہ میں یہ خیال اب سے ہی زیادہ تہاک لڑکی دینے کی وقت عالی خاندان کو ڈھونڈتے تھے اور خواجہ میر درد باخدا اور بزرگ ہونے کی وجہ سے سلطنت چغتائیہ سے ایک بڑی جاگیر پاتے تھے اور دہلی کی حیثیت کے رو سے ایک نواب کا منصب رکھتے تھے اور ہر ان کی وفات کے بعد وہ جاگیر کے دیہات اپنی میں تقسیم ہوئے اور اس عظمت خاندانی کے علاوہ میرے الہامات میں جعفر اس بات کی نصرت بھی گئی ہے کہ یہ خالص سید اور بنی فاطمہ ہیں یہ ایک خاص فخر کا مقام ان لوگوں کے لئے ہے۔ اور میں خیال نہیں کر سکتا کہ تمام پنجاب اور ہندوستان بلکہ تمام اسلامی دنیا میں کوئی اور خاندان سادات کا ایسا ہو کہ صرف ان کی سیادت کو ہلالی سلطنت نے مان کر رکھی ہو بلکہ خدا نے اپنی خاص کلام اور گواہی سے اس کی تصدیق کر دی ہو۔ یہ تو ان کے خاندان کا حال ہے اور میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک جوں مرکب ہے یا شہرت عام کے لحاظ سے یہ کہ وہ خاندان مغلیہ اور خاندان سادات سے ایک ترکیب یا خاندان ہے بلکہ میں اس پر ایمان لاتا اور اسی پر ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے خاندان کی ترکیب بنی فارس اور بنی فاطمہ سے ہے کیونکہ اسی پر الہام الہی کے تواتر نے مجھے یقین دلایا ہے اور گواہی دی ہے۔

عالمناظرین الحکم کہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ اعلیٰ حضرت حجتہ اللہ علیہ وسلم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دہلی سے کیا تعلق ہے؟ یہ تعلق جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان نشانات کا موجب اور ہر کائنات کا باعث ہوا ہے میں یقیناً لکھتا ہوں کہ اسی تعلق سے بہت سی پیشگوئیاں قبل از وقت شائع ہوئیں اور پورا ہو کر از یاد ایمان کا باعث ہوئیں یہ ہر موقع نہیں کہ ان سب کی تفصیل کی جاوے۔

غرض سفر کا باعث دہلی کے ساتھ جو یہ تعلق ہے۔ ہر چند ہمارے واجب الاحرام محرم حضرت میرزا نواب صاحب جو جناب

خواجہ میر درد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نمبر اور حضرت ام المؤمنین کے والدین کا ذکر کرتے ہیں دہلی سے ہجرت کر کے دارالامان ہی میں آئے ہیں لیکن پہلے ہی ان کے بعض عزیز و اقارب دہلی میں رہتے ہیں۔ اور سالہا سال سے کوئی تقریب اور موقع ایسا نہیں نکلتا کہ حضرت ام المؤمنین اپنے عزیز و اقارب سے ملنے کیلئے جاکر گویا ایسا ارادہ کیا اور تجویزین بھی ہوئیں۔ مگر قدرتی اسباب اور موانع ایسے ایسے پیش آجاتے رہے کہ تہیہ سفر کے بعد ارادہ ملتوی کرنا پڑا۔ سال گذشتہ میں بھی اس قسم کا ارادہ کیا گیا مگر اصل یہی ہے۔

کل امر من ہون باوقا تھا

ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے کوئی وقت مقدر کیا ہوا ہوتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ سفر دہلی کے لئے بھی وقت تھا۔ اس سال بھی حضرت مخدوم اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی علالت کے باعث یہ ارادہ منقطع ہو چکا تھا لیکن جب ان کی بیماری کی شفا کا نتیجہ بھی شہادت اور حجت ہی ہوا تو پھر اس سفر دہلی کے عزم و ارادے میں نئی تحریک شروع ہوئی۔ اس تحریک کا ایک اور باعث جناب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن کا قیام دہلی ہی تھا۔ قادیان میں کس کس طرح یہ ظہار بیان ہوتی اور نسخ ہوتی رہیں۔ اس سے یہاں کے رہنے والے خوب جانتے ہیں۔ وجہ یہی تھی کہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت ناساز تھی آپ تکالیف سفر کا لحاظ کر کے ارادہ نہ فرماتے تھے اور حضرت ام المؤمنین آپ کی ناسازی طبع کے باعث جانا ناگوار فرماتی تھیں دراصل بات یہ ہے کہ مامور میں اللہ کی حرکت و سکون اذن الہی کے ماتحت ہوتی ہے بلکہ میر تقی میر کے یہ لوگ (مامور) قضاء و قدر آسمانی کے یاد نما ہوتے ہیں انکی حرکات و سکنات بتا دیتی ہیں کہ آسمان پر کیا طیاریاں ہو رہی ہیں۔ مبارک وہ جو ان کی اس زندگی سے فائدہ اٹھائیں۔

استخارہ

مختصر یہ کہ آخر اعلیٰ حضرت نے اس امر پر فیصلہ کیا کہ میں استخارہ کروں گا پھر جو اللہ تعالیٰ ظاہر کرے اس پر عمل کریں گے چنانچہ آپ نے استخارہ کیا اور اس پر ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو یہ الہام ہوا۔

لا تقوموا ولا تقعدوا الا بمعہ ولا توردوا اموردا الا معی الی معاک ومع

اہلک

یہ الہامات ۲۴ اکتوبر کے حکم میں مولانا شائع ہو چکے ہیں ان الہامات کے ہونے پر سفر کا ارادہ کیا گیا اور خاکسار ایڈیٹر ۲۱ اکتوبر کی صبح کو حسب حکم اعلیٰ حضرت کا طوی ریز رو کر آئے اور بعض دوسرے ضروری امور متعلقہ سفر کے انعام کے لئے روانہ ہوا۔ اور قادیان کی آپ کی روانگی ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۵ء کی صبح کو مقرر ہوئی۔ اور یہ قرار پایا کہ بٹالہ سے آپ بجے کی گاڑی میں سوار ہو کر امرتسر کے ٹوبے کی گاڑی میں دہلی کو روانہ ہوں یہ مسافر گاڑی ۲۳ کو ۰۳ بجے دہلی پہنچنے والی تھی۔ (باقی آئندہ)

سلسلہ دعا کی ضرورت اور مہمتا

ابھی حکم کی گذشتہ اشاعت میں مخدوم مری جناب مولانا مولوی محمد علیہ صاحب نے اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد سے ننگر خانہ کے متعلق ایک چٹھی شائع کی ہے اور جو غالباً سب احباب پر گڑھ چکے ہونگے اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ سلسلہ عالیہ کی ضروریات کس طرح پر لوہا فیا مابڑھ رہی ہیں اور یہ ترقی کی اس زبردست رد کے لئے جو اس سلسلہ کے لئے مقدر ہو چکی تھی ضروری تھیں۔ جبکہ قریباً تیس سال پہلے اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندے کو فرما چکا تھا

یا نون من کل فج عمیق

یعنی دور در انداز ہوں سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ اور پھر لاخصص مخلصی اللہ کہہ کر انکی کثرت کی طرف ہی ایما کر دیا تھا۔ پھر یہ ناممکن تھا کہ سلسلہ کی ضروریات میں حرقی نہ ہوتی۔ اگرچہ جہان اللہ تعالیٰ نے کثرت مخلوق کا وعدہ کیا تھا وہاں اس کے تکفل اور اخراجات مہانداری کے پہنچانے کا بھی وعدہ کر لیا ہے یہی ہے کہ

یا نون من کل فج عمیق

مگر جس طرح پرست اللہ واقع ہوئی ہے یہ ضروریات اسی طریق پر فراہم ہونگی اور اسباب کا تقاضا یہی ہے کہ قوم ان کے ہم پہنچانے کا فکر کرے۔

میں ایک عرصہ سے چلا رہا ہوں کہ چونکہ قوی ضروریات کا واسن اور دائرہ وسیع ہو رہا ہے اسلئے قوم کو ان ضرورتوں سے آگاہ کرنے

کیا اسلئے قوم کا وجود شخص کرنا چاہئے حضرت اقدس نے اس ضرورت کو اعلان بیعت کے وقت سے محسوس کیا اور باضابطہ سہما مباحثین کو محفوظ رکھنے کی ہدایت کی مگر مختلف اشخاص کے ہاتھ میں یہ کام جا کر بجائے مکمل ہو نیکی بہت ہی ناقص رہ گیا۔ اس پر میں نے مشیر ازہ قوم کے عنوان سے مضامین لکھے اور قوم کو توجہ دلائی۔ جن لوگوں کے دلوں میں جوش اور دماغوں میں ضروریات قوم کی حس تھی انہوں نے اسکی اہمیت کو سمجھ کر اس حصہ میں سچے مدد دی اور فردین اور فرہستین مکمل کر کے پیچیدہ مگر اکثر دن سے پروا تک نہ کی حالانکہ چھی ہوئی فردین یہاں سے پیچیدگی کی تھیں ایسی حالت میں ان مقاصد اور امر جن کی تعمیل میں قوم کی طرف سے خود روک پیدا ہوئی جو نہیں ہونی چاہئے تھی۔ اب وہی ضرورت جو میں سالہا سال سے پیش کر رہا تھا آخر پہر پیش آئی۔ اور

مولانا محمد علی صاحب کو ایک سرکل کے ذریعہ قوم کو آگاہ کرنا پڑا۔ گو یا جو کام ہم کو آج سے آٹھ سال پیشتر کر لینا چاہئے تھا اب اسے پہر کرین گے۔ ان امور کو دیکھ کر دل میں درد ہوتا ہے۔ دیکھو اتم ایک ایسی قوم ہو جو کج زمین کی پشت پر اللہ تعالیٰ نے فیج اعوج کا زمانہ گزرنے کے بعد بسند اور انتخاب کیا ہے وہ چاہتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی قوم کہلاؤ۔ اور اسکا موعود ضرور ضرور ایک قوم بنا کر رہنا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ اس سے وعدہ کر چکا ہے اسکی فطرت تہارہ سکتی ہی نہیں کیا تم نہیں جانتو کہ تیس سال پیشتر اسے الہام ہو چکا ہے رب لا تزدنی فرجاً وادانت خیر الوادین پھر یہ کیسی بدقسمتی اور افسوس بات ہوگی اگر وہ قوم جو اس کو عطا کجاوے کی ہماری بجائی کوئی اور ہو۔ یقیناً یاد رکھو کہ اس کی ضروریات کا خود اللہ تعالیٰ یہاں مان ہے اسنے اپنے بندے کا آپ متوکل نام رکھا ہے وہ خود بند و بست کر لیا۔ مگر افسوس ہو گا (خدا کرے کہ ہو) ہم یہ اگر ہم ان برکات اور فیوض کے وارث نہ ٹھہرے جو ان نصرتوں اور تائیدوں کے رنگ میں قوم کو ملنے والے ہیں۔

اسلئے ضروری ہے کہ قومی ضرورتوں کو سرسری نظر سے نہ ٹالہ یا کرو۔ بلکہ ان کو اپنے مقاصد کا جزو اعلیٰ سمجھ کر سب سے اول ان ضرورتوں پر غور کرو۔ اور ان کی تعمیل کی فکر کرو۔ حضرت مولانا مولوی محمد علیہ صاحب نے لکھا ہے کہ حضرت کے اوقات گرامی کو بڑی تشویش

ہوتی ہے اور فی الحقیقت یہ بات سچ ہے کہ میں تمہیں اس سے بھی زیادہ یہ کہتا ہوں کہ قوم کو مولوی محمد علیہ صاحب ایسے گراں قدر انسان کے اوقات کو بھی مشغول نہیں کرنا چاہئے نیم نہیں جانتے کہ دوسری قوم کی طرف سے کفارہ ہو کر حضرت اقدس کے منصب کس صلیب کے لئے مکرست ہو کر یورپ کی مذہبی دنیا سے جنگ کر رہا ہے ایسی حالت میں ان کے اوقات کو مشغول کرنا ہی میرے نزدیک ایک قسم کی معصیت ہے۔ یہ ضرورتیں ایسی ہیں کہ ان کے لئے ہمارا کابران اُمت کو تکلیف اٹھانے کی نوبت ہی نہیں آنے دینا چاہئے۔ خود فکر کرنا چاہئے + مجھے امید ہے کہ قوم اس مضمون کے بعد بیدار ہو جائیگی اور ان ضرورتوں کا پورے طور پر انتظام کرے گی۔ اور بار بار کی تحریکوں اور تجویزوں سے اپنے اور دوسروں کے اوقات کو ضائع نہ کرے۔ جن امور کی طرف اس چٹھی میں توجہ دلائی گئی ہے اس پر برا عمل کیا جاوے۔ لیکن اول مکمل فرہستین ظہار ہوں اور پہر کوئی فرد چندہ سے باہر نہ گیا جاوے۔ خواہ ایک پیسہ اور ایک دہیلا ہی کیوں نہ ہو۔ آپ لوگ غالباً اس امر سے ناواقف ہونگے کہ چندہ کا اد اکریا ایمان میں ایک خاص تقویت پیدا کرتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت سے ثابت ہے کہ کوئی بھی مالی امداد کرنے والوں میں سے ضعیف الاعتقاد ہی یا کسی کمزوری کا لازم نہیں ہوا اگر خدا کے فضل سے قریباً سب وہ لوگ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی جہان کے نور ہے مگر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جو شرف ملا اس میں کوئی شریک نہیں ہو سکا۔ اس لئے کہ سب سے پہلے مکہ کی معصیت کی گہر یون میں صدیق رضی چالیس ہزار روپیہ خدا کی راہ میں خرچ کیا۔ ہماری جماعت کی نسبت خدا کی کتاب نے آخر میں ہمیں فرمایا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود کی جماعت بھی صحابہ کے رنگ اور خوبو کی جماعت ہوگی قطع نظر اور مماثلتوں سے ایک ہماری مماثلت اس وقت ان دونوں گروہوں میں ہونی چاہئے صحابہ کو اس وقت دو خطے درمیش تھے ایک خطہ جان اور ایک اتفاق مال۔ اس وقت خدا کی مشیت نے صرف ایک ہی خطہ آخرین کے لئے رکھا ہے یعنی اتفاق مال۔ اس لئے ضروری ہے کہ سلسلہ کی طرف سے درجہ دستہ کی تعمیل ہو اور وہ شرح صدر سے اسکی تعمیل کریں

یہ ایک مذہب ہے۔ جس سے ملت میں سلسلہ سے تعلق اس کے مقاصد سے دل چسپی رکھنی چاہیے۔ یہ مذہب بات کچھ بھی عقیدہ نہیں ہو سکتی۔ بلکہ یہ شخص کا ایمان ہے کہ خدا کے چاروں طرف سے جہاں سے جہاں سے اس سلسلہ کے مسود اور منافع سے اس کو کوئی تعلق نہیں۔ یا وہ کہو اللہ تعالیٰ ارادہ کرچکا ہے۔ کہ یہ جماعت صحابہ کی سیرت اور فضائل سے متعلق ہو جاوے۔ اس لئے اس نے جہاں سے جہاں سے میں مانی اور سلسلہ کھیلے۔ اور اگر یہ ابتلا ہی نہ ہوتا۔ تو کئی اور صورت نہ ہوتی کہ ہم ان لوگوں کو حاصل کر سکتے جو پہلی جماعت نے حاصل کئے۔ آخر میں لنگر خانہ کی ضروریات کو خصوصیت سے پیش کرتا ہوں کہ اس کا خرچہ دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اور لنگر خانہ کے متعلقات مکانات کی وسعت۔ چار پائون اور مہمان داری کے دیگر لوازمات بڑھ رہے ہیں۔ اور جن کی طرف مختلف وجوہات کے سبب اسباب کی توجہ نسبتاً کم ہو گئی ہے۔ اس لئے بہت جلد اس کی طرف مستقل توجہ ہونی چاہیے۔ ان اذنیات کی روز بروز افزائی اور قوم کا ضعف اور سائنس کی ترقی اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ قوم کے قوم بننے کا وقت دراصل اب آگیا ہے۔ اب ارادہ مندوں کی ارادت۔ مخلصوں کا اخلاص اور عشاق کی جان نثاری سرحدی امتحان میں ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ سے ہر وقت دعا ہے کہ ان سب مستحقین میں ہمارے جماعت پاس ہو جائے گی۔ خدا تعالیٰ العزیز میں سمجھتا ہوں کہ اس ضرورت پر میں کوئی شک نہیں کرتا۔ ان کلمات میں برکت رکھو اور انہیں عقیدہ اور محنت ثابت کرے۔ آمین

یادگار کریم

حضرت عذوم الملتہ کی یادگار کے متعلق میں ایک تحریک کر چکا ہوں اور وہ تحریک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سے پاس ہو چکی ہے قوم میں اس کے متعلق ابھی سرسبز شریعت شروع ہوئی ہے حالانکہ اس وقت یہ تحریک بڑے زور سے کام کر چکی ہے۔ سیالکوٹ کی معزز جماعت جس نے تحقیق دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی نمونہ دکھایا ہے اور جو یہاں کی ہر ایک تحریک پر پر جوش علی کو شش کرنے کی عادی ہو گئی ہے اسے ارادہ کر لیا ہے کہ کم از کم ایک ہزار روپیہ یادگار کریم کے لئے عطا

کرے مجھے پرانی خطوط سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے یہ انتظام کیا ہے کہ ہر شخص اپنی ماہوار آمدنی کی ایک چوتھائی اس یادگار میں عطا کرے۔ اور اس پر عذر امداد شروع ہو گیا ہے میری رائے میں یہ تجویز بہت پسندیدہ اور قابل تقلید ہے۔ اگر ہماری جماعت اس تجویز پر عمل کرنے والی ہو تو تیز سے دلائل میں اللہ تعالیٰ العزیز یادگار کریم کی فنڈ کافی رقم پیش کرے گا۔ لایہوری جماعت اور امرتسر۔ کپورتھلہ۔ وزیر آباد۔ جہلم۔ پشاور۔ گجرات۔ انار۔ میرپور۔ لدھیانہ۔ بہاول۔ کراچ۔ کابل۔ سرحد۔ ملتان۔ سیدوالہ۔ سیالکوٹ۔ حیدر آباد۔ کوئی پور وغیرہ کی جماعتوں کی طرف سے ابھی خبر نہیں آئی کہ انہوں نے کیا کیا ہے؟

امید کی جاتی ہے کہ بہت جلد مندرجہ بالا جماعتیں باقاعدہ اطلاع دیں گی۔ اور ہر ایک جماعت کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اس روپیہ کو جو یادگار کریم کی سب سے بڑی ضرورت ہو جائے گی تحویل دے۔ یا ہر ایک جماعت کو توجہ دلا چکے کہ بعد میں اپنی دارالامان کی جماعت کو مخاطب کر کے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ تباہی سکتی ہے کہ اسے کس قدر روپیہ یادگار کریم کے لئے تجویز کیا ہے۔ قادیان کی جماعت سب سے اول ہیں امر کی حقدار ہے کہ وہ دل کو ہر اس تحریک کی تکمیل کا فکر کرے۔ حقیقت میں یہ افسوسناک امر ہوگا۔ اگر قادیان کی جماعت بالکل بے فکر ہو کر میں امید کرتا ہوں کہ قادیان کی جماعت اس معاملہ میں سیالکوٹ کی جماعت سے پیچھے نہ رہے گی۔ یادگار کریم کے روپیہ کو بڑھانے کے لئے جو تجویز میرے اپنے ذہن میں ہیں وہ میں دوسرے وقت پیش کروں گا۔ فی الحال اس بات کی ضرورت ہے کہ روپیہ فراہم کیا جاوے۔ میں قادیان کی جماعت کے معزز ارکان کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ یادگار کریم کے لئے ایک باقاعدہ سب کمیٹی تجویز کریں جب تک تقسیم محنت کے اصول پر کام نہیں ہوگا مشکلات آتی رہیں گی۔

استفسار اور ان کے جواب

(۱) شریک کی پوری باندہ بنی جائے؟ شریک میری مراد سوت اور ریشم ملا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ شریک کی پوری بالکل ریشم کی مانند ہوتی ہے۔ خدا جانے ریشم سے علیحدہ ہے ریشم ہی کی ایک قسم ہے۔ یہی پکڑ بیان عام ملی ہیں۔

(۲) نکسیر یا تے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟ نکسیر کبھی وضو کرتے وقت دستوں پر انگلی پھیرنے سے خفیف سا خون نکل آتا ہے۔ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ کبھی اتنا خفیف ہوتا ہے کہ ہتھوک میں صرف تھوڑی سی سرخی کی جھلک ہوتی ہے۔ تب یہ ہمارے ہاتھ سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

(۳) نکسیر یا تے سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا؟ (ب) روزہ میں اپریشن یا عمل جراحی کر لیا جائے تو کیا روزہ ٹوٹ جائیگا۔

(ج) روزہ میں بدن پر کسی قسم کا تیل دیا کے طور پر بالمش کرنا روزہ کو توڑتا تو نہیں؟

(د) روزہ میں کلوروفارم سونگھنے سے روزہ میں تو کوئی ہرج ہرج نہیں واقع ہوتا؟

(۵) روزہ میں خوشبو سونگھنا سر میں تیل ڈالنا۔ سر میں لانا روزہ کو مکروہ تو نہیں کرتا؟

(۶) اگر عورت حاملہ ہو یا بچے کو دودھ پلاتی ہو تو کیا اس کو روزہ رکھنا چاہئے یا صرف ایک مہینہ کو روزہ رکھنا دینا چاہئے۔ اور اگر رکھنا چاہئے تو کسی کو اگر روزہ سے دودھ میں کمی کا خیال ہو۔ یا اس میں نقصان کا اندیشہ ہو تو کیا رکھنا چاہئے۔

(۷) یہاں چاند رمضان کا دکھلائی نہیں دیا۔ کیونکہ اس وقت ابڑھا۔ صبح کو ابچے دوسرے دن روایت آئی کہ چاند دیکھا گیا اور آج روزہ چنانچہ مسیوقت سے روزہ رکھا گیا۔ مگر صبح کو تاملتے ہوئے تھے اب گذشتہ صبح کو آیا یہ روزہ ہو گیا یا نہیں ہوا۔ اور کیا اس کے بعد دوسرے روزہ رکھنا چاہئے۔

(۸) سر پر پگڑی ہو تو محض پگڑی پر مسح کرنا جائز ہے؟

(۹) اگر کسی فرش کی نسبت استقباب ناپاکی کا ہو۔ اور اس فرش پر پانی گر جاوے اور اس پانی میں گڑا پیگ جاوے تو کیا کپڑا دھو چاہئے یا اگر پیگ ہوئے پاؤں اس فرش پر پڑیں تو کیا پاؤں ناپاک ہو گئے؟

(۱۰) اگر بجا نماز ہو تو۔ اور آدمی پیچھے ہو کر رہے۔ اگر نام رکھ میں ہو۔ تو کیا کرے۔ کیا نیت باندھتے ہی رکوع میں جلا جائے۔ اور اگر وہ رکعت ہوگی یا نہیں؟ یا ضروری ہے کہ حمد و ثناء سجدہ فاتحہ پڑھ کے شامل ہو۔ تو اس وقت میں نام شایع میں ہی پہنچ جائیگا۔ اور اگر رکوع میں شامل ہوئے کسی وہ رکعت ہو جاتی تو اب گویا وہ رکعت ضائع ہو گئی۔ یا اگر سورہ فاتحہ پڑھی اور رکوع میں گیا اور الحمد سجدہ کی اوٹھک دوسری رکعت شروع کرے تو پھر کیا کرے۔ وہ امام کے ساتھ تہ نہال نہیں ہو سکا۔ اور کیا اس کی رکعت ہوگی یا نہیں؟

(۹) تیمم کیلئے ایک ضرب کافی ہے یا دو؟ اور کیا ضرب کے بعد صرف ہاتھوں پر کلائی تک ہاتھ پھرے یا پانی تک؟ (۱۰) پانی کو مارنا کیا گناہ ہے؟ بعض دفعہ جھکی بیان بہت دق کرتی ہیں۔

(۱۱) قتال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف بطلاق او وقال انشاء اللہ تکا متصل۔ علیہ۔

میں یہ مطلب تو جواب کے ارشاد کے مطابق سمجھ گیا کہ انشاء اللہ کہنے سے طلاق نہیں پڑتی مگر یہ کس موقع پر ہو کر لیا ہے؟ کیونکہ جو طلاق دیکھا وہ مجھ پر ہو کر دیکھا۔ اور عورت کو چوڑا چاہیگا۔ اور اگر وہ چوڑا نہیں چاہتا تو طلاق کیوں دیتا ہے؟ غرض اس حدیث شریف کا موقع اور عمل دیانت کرنا چاہتا ہوں۔

(۱۲) تسبیح کے متعلق جس شخص نے مجھے حدیث لکھ دی ہے اس کی نقل کئے دیتا ہوں۔

نشدت اللہ عارضی عنہا قالت آیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیل من الیالی بذکر اللہ ذاکر اکثر من اونی یدہ

ایضاً شیار فقلت یا رسول اللہ ای شی ہذا فی یدک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ہذا تسبیحہ

عذ علی ہذا تسبیحہ الا فقیہ رضوان علیہم جمعین فقلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلتک التسیبہ من حطب ذلک اوحیدہ او تقرأ فی راقۃ

تلتک من حطب بفضلا۔ ۱۲۔ فتح البخاری شرح معجم البخاری فی باب تہلیل النبی ۱۲۔

عرض آیا یہ حدیث صحیح یا موقوف۔ اور کیا اس میں جواب ہے؟

جواب

(۱) اگر تیمم نہیں ہوتا تو درخت کی چوہاں پر پانی کی قسم پر تیمم جلائے تو کیا ہو جاتا ہے اور اگر وہ پانی نہ ہو تو کیا کرے؟

(۲) نکسیر یا تے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟ تحقیق میں وضو نہیں ٹوٹتا اور فقہ سے احتیاطاً دیکھو۔

(۳) نکسیر یا تے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اپریشن کر روزہ نہیں ٹوٹتا۔ نہ بالمش نہ غرض کی اور نہ سونگھنے سے وضو ٹوٹتا۔ سر میں تیل ڈالنے سے نہ سر نہ نہ کلوروفارم سے۔

(۴) حاملہ اور دودھ پلانے والی روزہ نہ لکھے۔ (۵) روزہ نما کے ساتھ نہیں ہوتا۔ اور اسے آپ ایک روز رکھیں (۶) اگر کسی طرح میں اختلاف ہو میری سمجھ میں جائے ہے اور احتیاطاً ہے کہ سر پر مسح کرے۔ (۷) اگر فرش پر نظر پڑے نہ ہو تو پاکی جو رکوع میں شریک ہوا تو وہ رکعت پائیدار ہو گیا۔ یہ بات حدیث سے ثابت ہے۔ (۸) تیمم ایک ضرب ہی اور دینا ہر کسی کلائی تک کافی ہے۔ (۹) پانی کی کسی کو دیکھ دینا جائز نہیں بلکہ کسی کی خصوصیت نہیں۔ (۱۰) انشاء اللہ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ چاہے اور اللہ کی مشیت سے ہوتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ طلاق نہیں ہوتی مگر یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہو تو طلاق تو دیتا ہے مگر اس کا دل نہیں چاہتا تو انشاء اللہ

جواب دیا ہے۔ (۱۱) تسبیح کے متعلق جس شخص نے مجھے حدیث لکھ دی ہے اس کی نقل کئے دیتا ہوں۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اس میں جواب ہے۔

مرتبه فاضل خدم الملک مولی عبدالکریم صاحب صافی مرحوم

اے کریم خوش حال اے صافی روشن خیال
نیری فرقت نے کیا ہم کو بہت آستفہ حال
تیری تقریریں معانی خیر و دلکش دل پسند
وہ تری معجز بیانی بے نظیر و بے مثال
تیرے اخلاقی کریمانہ میں تنہا صدق و صفا
نیری طرز زندگی حق راستہ باز و کی مثال
تیری خلوت اور جلوت میں بھلا اخلاص و وفا
معرفت کے رنگ میں رنگیں تھائی حال حال
اے گل خندان باغ معرفت تو ہے کہاں کہاں
اب تجھے لائیں کہاں سے ڈھونڈ کر خوش حال
نیری خوش الحانیان کا لون میں پہرتی ہیں مگر
تیرا چہرہ اب نظر آتا نہیں اے خوش حال
تیرے چہرے سے ہمیں صدمہ ہے لیکن کس
عالم فانی سے کتو ہے سبھی کو انتقال
موت اپنے وقت پر لازم ہے ہر شے کے لئے
کل نہیں سکتا کسی حکم خدا کے ڈھیلے
ضعف انسانی سے ہم کو ہے یہ سارا سبب غم
در زمینوں کے لئے یہ وقت ہے وقت وصال
خوش نصیبوں کو ملا کرتی ہے ایسی زندگی
یہ حیات طیبہ ہے اس کا کیا سرخ و طلال
خوش نصیب اس کے جسے ہو جلد یہ فرقت صیب
وہ مبارک جس کے حقیقین بکھے ایسی نیک فال
یہ حیات دنیوی مومن کو ہے اک ابتلا
ہے یہ وہ دارالامن رنج و الم جس کا مال
اے خدا تے مرجع خور و دوزخ جزو کل
تو ہمیں ہی ان مصائب ان بلاؤں سے نکال
اے خدا ہم کو یہی ہو یہ نعمت قربت عطا
تانا ہو تیری بہری محفل میں شرم و انفعال
خوش نصیبوں میں کسی سے کم نہ تھا عبدالکریم
اس کی مرگ و زندگی دونوں بجا خوش حال
یہ رہا جب تک جہان پہ دل میں اس کا گہرا
کس خوشی سے اس نے کاٹے اپنے سینا کیس
جب زمانہ میں ہوا دور بہار دل گشا
معدی آخر زمان کا جب نظر آیا جمال
لگ گئی اک آگ سی ہر سمت ہندوستان میں
دشمن حق ہو گئے اکثر شیوخ باکمال
عالموں کی فوج برسانے لگی تیرے و تفنگ
کوئی کافر مغزی کہتا کوئی دجال مثال
تھا بظاہر بیکس و بے یار مامور خدا
نصرت حق کے لئے تھا ہند میں قحط الرجال

یوں تو کہنے کے لئے لاکھوں مسلمان ہیں
شیعہ اسلام کے ان میں تھے لیکن خال خال
چھائی تھی مطلع اسلام پر کالی گھٹا
چھپ گیا تھا آفتاب صدق کا حسن جمال
یہ کریم النفس رکھتا تھا مگر قلب سلیم
سرمین نخوت تھی نہ دل میں بگاڑت جلا مال
دل میں بچے ہی سے تھی عشق الہی کی چمک
ملکشاخ مسیح وقت سے جب حسب حال
بڑھ گیا جوش محبت صدق و اخلاص و وفا
بھر گیا رنگ میں اسکی باوہ ذوق وصال
ابتدا ہی سے محبت تھی کلام الشکی
ہو گیا اوس سوز پنہاں میں یکایک اشتعال
تشنہ روحی کھینچ لائی تھوے بہر معرفت
پہلوئے احمد میں آ بیٹھا یہ مرد خوش خصال
سخت مشکل کام ہے اپنے دطن کو چھوڑنا
فرقت خویش و اقارب فرقت اہل و عیال
سخت تر اس کو بھی ہے نبیوں کی محبت میں قیام
یہ رفاقت چاہتی ہے استقامت کا کمال
اے ہمایون بخت انسان اے اخوی عبدالکریم
یہ اقامت قوم کے حق میں تھی اک عمدہ مثال
شدت امراض میں بھی تو رہتا ثابت قدم
تو نے آخر تک نہ چھوڑی با وفا لوگوں کی چال
تربت تو عین یاد اے انیس و جان مشار
بر تو بر اہل و عیالت با فضل کردگار

بند دوم

اے دل غمناک بس اے دیدہ خون بار ختم
نامناسب ہے یہ ماتم نامناسب ہے یہ غم
ہے دعائے مغفرت اس درد فرقت کا علاج
دیدہ خون بار شوق و وصل خانی میں ہونم
رنج دل میں ہو تو ہو اس اپنے بھانے کا رنج
کہہالم ہو بھی تو ہو اس قید ہستی کا الم
دل دکھائی ہے ہمیشہ فطر تا مرگ اخوی
صا برو شاکر قضا پر اس زمانہ میں میں کم
لیکن اے بیتاب دل اچھا نہیں یہ اضطراب
واجب التعمیل ہے تیرے لئے حکم حکم
جانے والی چیز کا دنیا میں غم کرنا فضول
جو گیا اس کو نہیں پہرلوٹ کر لینا جسم
جیسے لگے چل بسے ہم کو بھی چلنا ہو ضرور
سینے والی ہے ہمیشہ ذات رب ذوالکریم
مرنے والے پر خدا کی رحمتیں ہوں تا ابد
سینے والوں کو مناسب ہے ہمیں نقش قدم
نقش برآب اس حیات چند روزہ کا ہونا
اس میں سستی زہر ہے ہمیں تغافل ہے ستم
چاہئے کچھ زار راہ آخرت اے ہوشمند

اس سفر میں کام آئیں گے نہ دینار و درم
مرنے والے کی طرح مان چاہئے حسن عمل
تار ہے ہم پر ہمیشہ سایہ فضل و کرم
تمہاری شکلین آسانی ہوں منزل ہل ہوں
تانا سدا راہ ہوں دنیا کے یہ ناز و نعم
کچھ بہت دوری نہیں با بن فضل و کرم
عنقریب اے صافی مرحوم بلجائیں کریم
غم غلط کر نیکو یارب دے کوئی نعم ابدل
تانا بچھڑے والے کی فرقت کا کچھ صدمہ ہو کم
ہم کو تقویٰ ہم کو نور معرفت درکار ہے
ہم نہیں ہیں تجھ سے یارب طالب جاہ و شہ
اتباع حقیقت احمد کی تو تو فنی بخشش
اپنی راہ راست پر تو ہم کو رکھتا ثابت قدم
دوستو تیار رہنا لگ رہا ہے چل چلاؤ
کوئی آگے کوئی پیچھے جارہا ہے دمدم
ساتھ نہ جائیں گی نہ خویش و اقارب کی مجلسین
جیتے دم تک کے ہیں یہ فرزند و دن یہ جہنم
ہست گو سہرا باغ دنیا رہا رہا چند روز
دل مدہ ہرگز بے عیار نیک یار چند روز
(دود افکار علی خان میرپور)

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب - امیہ ہے۔ کہ
مندرجہ ذیل اشعار فرقوم یا قوی آرگن الحکم میں
درج کر کے مشکور و ممنون فرما دیں گے۔
وہو ہذا
عالم کا اکی سہارا احمد کا جان نشین ہے
شاید ہے اسے فرقان ہنہم جو آخرین ہے
سہدی ہی مسج ہے کلا چہ اک گواہ ہے
آخرین گرچہ یہ ہے رتبہ میں اولین ہے
انصا تجھ پہ چھوڑا آنکھیں کہاں ہیں تیری
شاہد نوشتہ سرکش - مٹی ہدیٰ برین ہی
دل سے زبان سے جان سے کیوں ہوں فنا نہ ہر
بہیج سلام جہر خاتم جو مرسلین ہے
اہل بیتان ہیں بے جس بت گر گئے ہیں اندر
کا کر کشندہ دم ہے یا تیغ آہنیں ہے
حرہ سے جکے بہا گا و جال دم و باکر
منکر فرسہ جس سے آج ہی شرمین ہے
دشمن کا گہر ٹوٹا توڑی صلیب جس نے
رونا کلیسا جس سے شیطان غم گزین ہی
برکت سے جس کے دم کی عالم ہوا ہے زندہ
اپنا مسج وہ ہے سہدی دین دی ہے
عالم نے رنگ پٹا الفت اچھی جہان سے
بھائی کا بھائی دشمن آندہ بیٹی مان سے

رنگ قر ہے بھیجا خورشید بے میا ہے
ٹوٹے ستارے سارے پردے کرے مگانے
پورب سے بھلی جی بچھم ہوا اجالا
اے اہل چرخ جاگو آئی نہ اتہا کو
سرتوا و ٹھاڈا پنا دیجو جلال آدم
تم کو تسلی دینے آیا وہ مہربان سے
ابدی حیات یہ ہے پانی ہے زندگی کا
آؤ پیو پیاسوا اس چشمہ رولان سے
زندہ خدا نے یہیجا اپنا وکیل یہ ہے
مردہ خیال چھوڑو و جھگڑو نہ گلہ بان سے
آنکھوں سے پردے اولٹو دیکھی ہے جنگ اقدس
توڑا افکارہ باطل تائید آسمان سے
جھانکو نہ آسنا کو تم بھلا بھلا آنکھیں
الیاس! یہی اترا آتہ کوئی دانے
احمد ہے نور عالم جس کی ضیا تو یہ ہے
عیسے انیارسوئے نسبت زمین رنگ سے
محکوم مادہ وان تھا یا روح بریز فرمان
جان تھی عزیز اس جا زندہ ہئے یہاں سو
سن لی دعا خدا نے آئی زمین پہ شاہی
دنیا کے گندے کپڑے منکر ہوئے زبان سے
کہتے تھے ابن آدم اب ہے جوشان احمد
آخر سہارا یہ ہے ایسا خدا کے مان سے
شیر دمان وہ نکلا کہتے تھے جس کو برہ
تیر دعلیف پیرا ہوا جو ہنی کمان سے
پردہ اٹھا یا جس نے تینوں سے اک دکھایا
اپنا مسج وہ ہے مہدی صہی ہی
اے دیش ہند سن لے چھوٹی سی داستان
سہر پہ کال کر کے گردش میں آسمان
ہوئے ہیں قلعے تجھ کو اپنی چٹائی باتیں
غفلت کی نیند سویا گذرا جو کاروان ہے
خواب عدم میں ست ہے ڈنکا بچہ ہست کا
کلیک تھے کہتے جس کو آیا وہ ناگہان ہے
بچہ جدا ہے مان سے برکتیا نے مانگا
الفت اچھی دلوں سے پر لو کا جوشان
مادہ بذات خود ہے روح ہے بغیر خالق
حرکت سے ہستی قائم ایشور تو اک گمان
مکتی اصل میں مکدی ایک قید ہے سراسر
زنجیر پہ جہنم ہے اپنا جو آشیان ہے
تعداد روح بھلا دی الگ الگ ایشور ہے
بہر ازل سے وہ ہے گونگا گرد مہان
کلیک کے دیش تجھ کو بچن سنا میں کیا کیا
ہے بات اک بڑی سی چہو ما مراد بان ہے
شرم حیا میں عتقا غیرت اڑی زمین سے
عصمت کی کشتی ڈوبی تو بھیب نیبان ہے

اک تو نظر ادھر کر بچا لکمان والے
 دیکھے ہیں تو نے کس جا ایسے نشان
 آنکھوں پہ ڈالا پردہ تیرا سچ بنایا
 اہمت کی خبر لکھو میرے قرآن والے
 اک نصرت خدا ہے اپنی جو ساتھی ہے
 دشمن سبھی ہوئے ہیں فانی جہاں والے
 فضل خدا ہے شامل تائید حتیٰ یہی ہے
 زور و دین پہ یہ تے ہیں تیغ و سنان والے
 مدعیِ احشمتِ جبرستِ مخالف رہیگا کتب تک
 لاکھوں ہوئے ہیں مردہ تجھ ہی بیان والے
 آتھم مواصلہ میں بدنام مولوی ہے
 پنڈت کہ ہر ہے دیکھو جب لکمان والے
 دہن بہاگ ہیں ہمارے آیا مسیح نہیں
 ہم کو کچا پاتو نے بٹھی زبان والے
 داعیِ زمانہ تیرا داعیِ تہی مرضِ عصیان
 دم ہے خندگ تیرا زیا لکمان والے
 انجم سما کے سارے ٹھہرے ہیں تیری شاہد
 حق پہ فلک پکارا اور آن بان والے
 لاکھوں ہی مردہ زندہ دم سے تیرے ہون
 نظر کرم اوہر ہی کون و مکان والے
 چارون طرف جہان میں ڈنکا بجا ہوتا ہے
 احمد زبان ہے تیری صبا زبان والے
 میرے مسیح ہوں میں کمتر غلام بندہ
 بندے کی عرض سن لو دو نو جہاں والے
 تو ہے غلام احمد احمد ہے شاہِ محشر
 محشر میں یاد کیجو باغِ جنان والے
 صدف زبان نے تیری امجد دکھایا گوہر
 دسیت دعا ہو بالا عجز و بیان والے

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے
ایک اعتراض کا جواب

مولوی شہداء اللہ امرتسری نے اپنی کتاب موصومہ
(الہامات مرزا) میں لیکر اہم کی پیش گوئی کی الہامی
عربی عبارت کے لفظ ستہ ستہ پر اپنے
شاگرد رشید علم الدین کے نام سے اعتراض
کیا ہے۔ کہ نحو کے قواعد کے مطابق یہ غلط
ہے۔ کیونکہ تین سے دس تک تمیز جمع ہوا
کرتی ہے۔ اور سنتہ کی بجائے سنین چاہئے
تھا۔ مگر میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں۔ کہ
امرتسری مولوی نے حضرت مسیح موعود صاحب
دام ظلہ پر اعتراض کرتے ہوئے قرآن شریف
کا بھی کچھ لحاظ نہ کیا۔ اور اسکو بھی اپنی حرف
و نحو کے مطابق غلط ٹھہرایا۔ کیونکہ حضرت مسیح
موعود نے قرآن شریف کی ابتلاغ ضروری کی۔ گو
شرح مائتہ کی نہیں کی۔ اب نیاز مند مولوی صاحب
کے اعتراض کا جواب دیتا ہے۔
مولوی صاحب۔ سنئے۔ امام عبدالقادر صاحب
جبر جانی نے اپنی کتاب اسرار البلاغۃ اور اسکے
معنی نے دیاچہ میں خوب لکھا ہے۔ کہ بعض
نحویوں کے معنی و ذائقہ و ن نے قرآن حدیث
اور عربی کی وسعت کو لوگوں سے چھین لیا ہے۔
اور نیز ایک مشہور کتاب مفصل نحو کا مختصر متن ہے۔
اور زعفرانی صاحب۔ کشاف کی تصنیف۔ اس
کی بحث عدد میں لکھا ہے۔ کہ نین سے دس تک
تمیز جمع ہوا کرتی ہے۔ مگر مولوی صاحب قرآن
حمید میں ثلاث یا قہ آیا ہے۔ اور یا قہ واحد
ہے۔ جمع بیگو یا آپ کی نحو کے لحاظ سے قرآن
حمید بھی غلط ٹھہرا۔ کیونکہ اس نے ثلاث یا قہ
کہا ہے۔ اور مائتہ جمع نہیں واحد ہے پس اگر

جن میں سے نیاز مند مولوی صاحب امرتسری
کی تسلی کی خاطر چند ایک آیات نقل کر دیتا ہوں۔
والذین حملوا التوراة ثم لم يحملوها
ممثل المحمل۔ یہاں الحمار واحد ہے
مولوی صاحب کے قاعدہ کے مطابق المحمل
چاہیے۔
ثم یمن حکم طفلاً۔ یہاں طفل واحد ہے۔
الاطفال چاہیے۔

وخصم کا لڑی۔ یہاں مولوی صاحب
کی نحو کے مطابق کا لڑین چاہتے تھا۔
کیون مولوی صاحب تسلی ہوئی۔ یا کہ کچھ باقی
ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ ایسے
بیہودہ اعتراض کرنے سے گریز کر نیئے۔ مان
اگر مولوی صاحب اس پر کچھ اور لکھنا چاہیں
تو براہِ نوازش، نیاز مند کو یہی اطلاع بخشیں
والسلام
میں نے بسبب کم فرصتی کے صرف ایک اعتراض
کا جواب دیا ہے۔ مگر انشاء اللہ دیکھنا۔
کہ آپ کے اعتراضوں کی کیونکر دھیماں اڑانا
ہوں۔ والسلام۔

خادم مخبر اسلام احمدی مدرس اول - از کاموگی

محمد کا وہ فضلی علیہ السلام رسولہ الکریم
 میرا بیٹا
 سچ ہے "دشمن دانا بہتر از دوست نادان"
 ہمارے مخالفین پر یہی مثل صادق آتی ہے۔
 یہ حضرت بزرگ خود اپنے کو محب قرآن و احادیث
 کہتے ہیں لیکن غور کیا جائے تو ان سے بدتر
 دشمن اور مخالف کوئی نہیں ہے۔ یہ اصل میں
 یہودیت کا لباس پہنکر ان دونوں کے شیرازہ
 کو اکھاڑ رہے ہیں اور اصل غرض ان کی اُردیدہ
 و دانشہ نہیں یہی ہے کہ قبل الذکر کتاب
 کی کل تعلیمات پر باد و ملیا میٹ کر دیا جائے
 مفصلہ ذیل وجوہات قابل غور ہیں اگر مخالفین
 کو غرت و تمیت قرآن و حدیث واقعی ہے تو
 اللہ سوچیں اور غور کریں اور یہودیت سے توبہ
 کریں ورنہ حشر الدنیا و الآخرۃ کے منظر
 رہیں۔ یہودی تو صرف آیات و تشابہات کے
 خلاف نہیں یہ تو بنیات کے بھی خلاف ہیں خود
 باللہ من ذالک جو باتیں پیش کی جاتی ہیں غالباً
 مخالفین کے مانے ہوئے معنی کے نتائج ہیں۔
 یا عیسیٰ اِنِّی متوفیک الخ ہمارے
 مخالفین متوفیک کے معنی ہونے پر بھی کی ایک ہی
 طمانناہی آسمان پر جانیے ہیں بہت اچھا اب
 جیسا حضرت عیسیٰ دوبارہ تشریف لائیں گے
 اور اس آیت کی تکرار کریں گے اور حسب مقام
 معتقدان حیات مسیح پر وہ آسمان ہی پر اڑھا
 جائیگے کیونکہ یہ جملہ وعدہ کا ہے جس کے معنی
 کسی حالت میں بدل نہیں سکتے ہیں اور قیامت
 تک یسایا رہیں گے چونکہ اس میں موت کا وعدہ
 نہیں ہے صرف اڑھانے ہی کا وعدہ ہے جو ہر وقت
 ایک حالت پر رہیگا۔ پس حضرت عیسیٰ کی وفات
 اس سے ثابت نہیں ہوتی بلکہ ہمیشہ کی زندگی مجدد
 العصری۔ اگر وہ دوبارہ بارہی آمد و رفت کرتے
 رہیں نتیجہ یہ ہوا۔ کہ حضرت عیسیٰ ہمیشہ کے لئے
 زندہ رہے جو خدا کی خاص صفت ہے اور اگر حضرت
 عیسیٰ دوبارہ آکر وفات بھی پا جائیں تب بھی یہ
 آیت اپنی حالت پر رہیگی اور صحیح تفسیر لازم آئیگی۔
 قال سبحانک ما یكون لی ...
 فاناک انت العزیز الحکیم (سورۃ مائدہ)
 جو وقت حضرت عیسیٰ پڑھیں گے وہ تعین وقت
 قیامت ہوگا جیسا کہ یوم ینفع الصادقین
 سے ثابت ہوتا ہے پھر حضرت عیسیٰ کا ہر برس
 یا ہر ص دنیا میں مع اہل و عیال رہنا اور اس آیت
 کی قبل از قیامت تلاوت کرنی محض غلط فہمی ہے
 جب مخالفین کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ اُمّی ہو کر

